Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

BADR

The weekly Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 14

شرح چندہ سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

12 جمادی الثانی 1436 ہجری 2 شہادت 1394 ہش 2 اپریل 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

ایسی صورت میں کہ مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں کس قدر بیوقوفی ہوگی کہ ہم ان سے لٹھم لٹھا ہونے کو تیار ہو جائیں۔ میں تمہیں کھول کر بتاتا ہوں کہ ایسی صورت میں اگر کوئی اسلام کا نام لیکر جنگ وجدال کا طریق جواب میں اختیار کرے تو وہ اسلام کا بدنام کرنے والا ہوگا

(ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام)

اس زمانہ میں جنگ باطنی کے نمونے دکھانے مطلوب ہیں

اب اس زمانہ میں جس میں ہم ہیں، ظاہری جنگ کی مطلق ضرورت اور حاجت نہیں بلکہ آخری دنوں میں جنگ باطنی کے نمونے دکھانے مطلوب تھے اور روحانی مقابلہ زیر نظر تھا، کیونکہ اس وقت باطنی ارتداد اور الحاد کی اشاعت کیلئے بڑے بڑے سامان اور اسلحہ بنائے گئے۔ اس لئے اُن کا مقابلہ بھی اسی قسم کے اسلحہ سے ضروری ہے کیونکہ آج کل امن وامان کا زمانہ ہے اور ہم کو ہر طرح کی آسائش اور امن حاصل ہے۔ آزادی سے ہر آدمی اپنے مذہب کی اشاعت اور تبلیغ اور احکام کی بجا آوری کرسکتا ہے۔ پھر اسلام جو امن کا سچا حامی ہے، بلکہ حقیقتاً امن اور سلم اور آشتی کا اشاعت کنندہ ہی اسلام ہے کیونکر اس زمانہ امن و آزادی میں اُس پہلے نمونہ کو دکھانا پسند کرسکتا تھا؟ پس آج کل وہی دوسرا نمونہ یعنی روحانی مجاہدہ مطلوب ہے کیونکہ

کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس

موجودہ زمانہ میں جہاد

ایک اور بات بھی ہے کہ اُس پہلے نمونہ کے دکھانے میں ایک اور امر بھی ملحوظ تھا، یعنی اُس وقت اظہار شجاعت بھی مقصود تھا۔ جو اُس وقت کی دُنیا میں سب سے زیادہ محمود اور محبوب وصف سمجھی جاتی تھی اور اس وقت تو حرب ایک فن ہوگیا ہے کہ دُور بیٹھے ہوئے بھی ایک آدمی توپ اور بندوق چلاسکتا ہے، مگر اُن دنوں میں سچا بہادر وہ تھا جو تلواروں کے سامنے سینہ سپر ہوتا۔ مگر آج کل کا فن حرب تو بزدلوں کا پردہ پوش ہے۔ اب شجاعت کا کام نہیں۔ بلکہ جو شخص آلاتِ حربِ جدید اور نئی توپیں وغیرہ رکھتا ہے اور چلاسکتا ہے وہ کامیاب ہوسکتا ہے۔ اُس حرب کا مدّعا اور مقصد مومنوں کے مخفی مادہ شجاعت کا اظہار تھا اور خدا تعالیٰ نے جیسا چاہا، خوب طرح اُسے دُنیا پر ظاہر کیا۔ اب اس کی حاجت نہیں رہی۔ اس لئے کہ اب جنگ نے فن اور مکیدت اور خدیعت کی صورت اختیار کرلی ہے اور نئے آلاتِ حرب اور پیچدار فنون نے اس قیمتی اور قابل فخر جوہر کو خاک میں ملا دیا۔ ابتدائے اسلام میں دفاعی لڑائیوں اور جسمانی جنگوں کی اس لئے بھی ضرورت پڑتی تھی کہ دعوتِ اسلام کرنے والے کا جواب اُن دنوں دلائل و براہین سے نہیں بلکہ تلوار سے دیا جاتا تھا، اس لئے لاچار جواب الجواب میں تلوار سے کام لینا پڑا۔ لیکن اب تلوار سے جواب نہیں دیا جاتا بلکہ قلم اور دلائل سے اسلام پر نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ سیف (تلوار) کا کام قلم سے لیا جائے اور تحریر سے مقابلہ کرکے مخالفوں کو پست کیا جائے۔ اس لئے اب کسی کو شایاں نہیں کہ قلم کا جواب تلوار سے دینے کی کوشش کرے۔

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

اس وقت قلم کی ضرورت ہے

اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رُو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اُس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں میں کب اس میدان کے قابل ہوسکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کے بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اُس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔ میں نے ایک وقت اُن اعتراضات اور حملات کو شمار کیا تھا جو اسلام پر ہمارے مخالفین نے کئے ہیں تو اُن کی تعداد میرے خیال اور اندازہ میں تین ہزار ہوئی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اب تو تعداد اور بھی بڑھ گئی ہوگی۔ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اسلام کی بنا ایسی کمزور باتوں پر ہے کہ اس پر تین ہزار اعتراض وارد ہوسکتا ہے نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہ اعتراضات تو کوتاہ اندیشوں اور نادانوں کی نظر میں اعتراض ہیں مگر میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے جہاں ان اعتراضات کو شمار کیا وہاں یہ بھی غور کیا ہے کہ ان اعتراضات کی تہہ میں دراصل بہت ہی نادر صداقتیں موجود ہیں۔ جو عدم بصیرت کی وجہ سے معترضین کو دکھائی نہیں دیں اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آکر اٹکا ہے وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دُنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے اُن کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کی داغِ اعتراض سے مُنزّہ و مقدس کرے۔

الغرض ایسی صورت میں کہ مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں کس قدر بیوقوفی ہوگی کہ ہم ان سے لٹھم لٹھا ہونے کو تیار ہو جائیں۔ میں تمہیں کھول کر بتاتا ہوں کہ ایسی صورت میں اگر کوئی اسلام کا نام لیکر جنگ وجدال کا طریق جواب میں اختیار کرے تو وہ اسلام کا بدنام کرنے والا ہوگا اور اسلام کا کبھی ایسا منشاء نہ تھا کہ بے مطلب اور بلاضرورت تلوار اُٹھائی جائے۔ اب لڑائیوں کی اغراض جیسا کہ میں نے کہا ہے فن کی شکل میں آکر دینی نہیں رہیں۔ بلکہ دنیوی اغراض ان کا موضوع ہوگیا ہے۔ پس کس قدر ظلم ہوگا کہ اعتراض کرنے والوں کو جواب دینے کی بجائے تلوار دکھائی جائے اب زمانہ کے ساتھ حرب کا پہلو بدل گیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے اپنے دل اور دماغ سے کام لیں اور نفوس کا تزکیہ کریں۔ راستبازی اور تقویٰ سے خدا تعالیٰ سے امداد اور فتح چاہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون اور مستحکم اُصول ہے اور اگر مسلمان صرف قیل وقال اور باتوں سے مقابلہ میں کامیابی اور فتح پانا چاہیں تو یہ ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ لاف وگزاف اور لفظوں کو نہیں چاہتا۔ وہ تو حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ھُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129)

(ملفوظات جلد اول صفحہ 37-38 ایڈیشن 2003)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بورڈ بدر قادیان

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 39

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

گزشتہ قسط میں قارئین غیر احمدی علما کے ایک دوسرے کے خلاف فتوے ملاحظہ فرما چکے ہیں اور دیکھ چکے ہیں کہ جماعت احمدیہ کو متفقہ طور پر کافر قرار دینے والے یہ نام نہاد اسلامی فرقے آپس میں کس قدر گتھم گتھا اور لٹھم لٹھا ہیں۔ اور واویلا یہ مچایا جارہا ہے کہ احمدی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ یہ خود ہی بتائیں کہ بفرض محال جس مسیح و مہدی کے یہ منتظر ہیں اگر وہ ان کے عقیدے کے مطابق آ بھی جائے اور یہ اس پر ایمان بھی لے آئیں تو کیا اس کے مخالفین کے پیچھے یہ نماز پڑھیں گے؟ اگر نہیں تو پھر ہم سے کیوں اس بات کی توقع کرتے ہیں جس پر خود ان کا ایمان نہیں۔

دراصل ان معاندین احمدیت کی بد دیانتی یہ ہے کہ اگر احمدی ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں تو یہ شور مچاتے ہیں کہ دیکھو قادیانی ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اور اگر بدقسمتی سے کوئی قادیانی (احمدی) ان کی مسجدوں میں چلا جائے تو اسے وہاں سے ذلیل کر کے نکالا جاتا ہے۔ بعض اوقات اسے اپنی جان بچانی مشکل ہو جاتی ہے۔ ہمارے مولانا عبدالرحیم صاحب کو اسی طرح دھوکے سے اپنے پاس بلا کر ظالموں نے شہید کر دیا۔ یہ معاندین احمدیت تو احمدیوں کی جان کے دشمن ہیں اور خون کے پیاسے ہیں۔ انہیں اس قدر کیوں فکر لاحق ہونے لگی کہ احمدی ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے! درحقیقت یہ ہاتھی کے دانت ہیں، کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ دکھاوا یہ کرتے ہیں کہ دیکھو ہم انہیں بھی اپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں اور اگر کوئی احمدی غلطی سے ان کے دھوکے میں آکر ان کی مسجد میں چلا ہی جائے تو یہ اس کی پیٹھ میں خنجر گھونپ دیتے ہیں۔

پھر ان کی مساجد میں ہی کیا یہ تو ہر وقت اس تاک میں رہتے ہیں کہ ہمارے مشنوں میں گھس کر ہمارے مبلغین و معلمین کو ڈرائیں، دھمکائیں اور ہراساں کریں۔ ہبلی کا وہ دردناک سانحہ کیسے فراموش کیا جاسکتا ہے جہاں احمدیت کے جاں نثار معلم مکرم شبیر احمد صاحب کو معاندین احمدیت نے پھانسی دے دی تھی۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان ختم ہونے میں نہیں آرہی۔ ملّاں پولیس کی شہ پر ظلم و بربریت کی تمام حدود پار کر گیا ہے۔ معصوم احمدیوں کو اس ظالمانہ آرڈیننس کی آڑ میں اپنے ناپاک عزائم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس سب کے باوجود بڑے معصوم بن کر بھولی صورت بنا کر کہتے ہیں کہ احمدی ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے!!!

نماز اسلامی عبادات کا اہم رکن ہے گویا عبادات کی جان ہے۔ ایک مسلمان پر تمام شرائط کی پابندی سے دن میں پانچ نمازیں باجماعت ادا کرنا فرض ہیں۔ جہاں مقتدی کے فرائض ہیں کہ وہ باوضو ہو کر قبلہ رخ ہو کر امام کے پیچھے کھڑا ہو وہیں امام الصلوٰۃ کے بھی بعض فرائض ہیں۔ امام الصلوٰۃ ایسا نہ ہو جس سے مقتدیوں کی نماز خراب ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو ایک مرتبہ ایسے امام سے جو لمبی نماز پڑھاتا تھا، یہاں تک کہہ دیا تھا کہ تم لوگوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنا چاہتے ہو۔ نماز میں لمبی لمبی قرأت کرنے والوں کے متعلق آپؐ نے فرمایا کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے نفرت کراتے ہیں۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ جلد اول باب القرأۃ فی العشاء صفحہ 67-68 مطبوعہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس سوئی والان دہلی)

نماز دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو دیا جانے والا ایک موقع ہے کہ وہ اپنی حاجات و مناجات اور مشکلات خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرے۔ اور باجماعت نماز سے گویا یہ پیغام دیا کہ سب اکٹھے ہو کر خدا کے حضور گریہ وزاری کرو اور اپنے مسائل خدا کے سامنے رکھو اور امام الصلوٰۃ گویا تمام نمازیوں کا نمائندہ ہوتا ہے۔ دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی اہم معاملے کو کسی اعلیٰ افسر تک پہنچانا ہوتا ہے تو لوگ گروہ کی شکل میں اس افسر کے پاس جاتے ہیں اور ایک ایسے شخص کو اپنا نمائندہ بنا لیتے ہیں جو صحیح رنگ میں ان لوگوں کا مدعا بیان کر سکے۔

اب اگر عوام اور اس کے نمائندہ کے اصولوں میں فرق ہو تو وہ نمائندہ کام بنانے کی بجائے بگاڑ دے گا۔ اسی طرح اگر امام الصلوٰۃ اور مقتدیوں کے اصولوں میں فرق ہو اور امام الصلوٰۃ متقی اور پرہیزگار نہ ہو تو وہ اپنے ساتھ ساتھ مقتدیوں کی بھی نماز خراب کرنے والا ہوگا۔ خصوصاً اس وقت جب کہ معاملہ مامور من اللہ کی تصدیق اور تکذیب کا ہو۔

اس زمانے میں احمدی اس ایمان پر قائم ہیں کہ وہ امام مہدی جس کی بشارت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی تھی وہ ظاہر ہو چکا ہے۔ مخالفین احمدیت نے احمدیوں کو نابود کرنے کے لئے ہر ناجائز راہ اختیار کی۔ وہ تمام مظالم ان پر توڑے گئے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں پر توڑے گئے۔ ان تمام مظالم سے تنگ آکر اگر احمدیوں نے اپنے امام کی پیروی میں فتنہ سے بچنے کے لئے الگ نماز پڑھ لی تو اس قدر واویلا کیوں؟

اس جگہ نماز باجماعت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پیش کئے جارہے ہیں جن سے اس اہم فریضہ کی اہمیت و نزاکت معلوم ہوگی۔

امام الصلوٰۃ کے بارہ میں ارشادات

نماز باجماعت میں امام جو کردار ادا کرتا ہے اس کی نزاکت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''مخالف کے پیچھے بالکل نماز نہیں ہوتی۔ پرہیزگار کے پیچھے نماز پڑھنے سے آدمی بخشا جاتا ہے۔ نماز تو تمام برکتوں کی کنجی ہے۔ نماز میں دعا قبول ہوتی ہے۔ امام بطور وکیل کے ہوتا ہے۔ اس کا اپنا دل سیاہ ہو تو پھر وہ دوسروں کو کیا برکت دے گا۔'' (الحکم جلد ۵ پرچہ ۲۸ صفحہ ۳، ۴۔ تاریخ ۳۱ر جولائی ۱۹۰۱ء۔ ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۱۸)

اس جگہ سوچنے کا مقام ہے کہ جماعت احمدیہ کے معاندین جو احمدیت کی مخالفت میں منبروں پر چڑھ کر گالیاں دیتے اور فحش کلامی کرتے ہیں، پرہیزگار ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں!!

پھر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''نماز دعا اور اخلاص کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ مومن کے ساتھ کینہ جمع نہیں ہوتا۔ متقی کے سوا دوسرے کے پیچھے نماز کو خراب نہیں کرنا چاہئے۔''

(الحکم جلد ۵ پرچہ ۱۰ صفحہ ۹۔ تاریخ ۱۷ر مارچ ۱۹۰۱ء۔ ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

غیر احمدیوں کے پیچھے نماز

عام غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارہ میں حضورؑ کے بعض ارشادات ملاحظہ ہوں۔

''ایک شخص نے بعد نماز مغرب بیعت کی اور عرض کیا کہ ''الحکم'' میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ غیر از جماعت کے پیچھے نماز نہ پڑھو!؟ فرمایا: ٹھیک ہے۔ اگر مسجد غیروں کی ہے تو گھر میں اکیلے پڑھ لو۔ کوئی حرج نہیں۔ اور تھوڑی سی صبر کی بات ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مسجدیں برباد کر کے ہمارے حوالہ کر دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی کچھ عرصہ صبر کرنا پڑا تھا۔''

(بدر جلد ۱ پرچہ ۵،۶۔ صفحہ ۷ ۳۔ تاریخ ۲۸ر نومبر و ۵ر دسمبر ۱۹۰۲ء۔ ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱)

''کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپؑ کے مرید نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپؑ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ''جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، ردّ کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پرواہ نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں اس سے لاپرواہ پڑے ہیں، ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے 'اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ' خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔''

(الحکم جلد ۵ پرچہ ۱۰ صفحہ ۸۔ تاریخ ۱۷ر مارچ ۱۹۰۱ء۔ ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۱۵)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:

''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتحِ عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لئے ہے۔ تم اگر ان میں رَلے مِلے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔'' (الحکم جلد ۵ پرچہ ۲۹۔ صفحہ ۳، ۴۔ تاریخ ۱۰ر اگست ۱۹۰۱۔ ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کی صداقت جانچنے کے لئے گزشتہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور ان کے ماننے والوں کی تاریخ کھنگالنے کی ضرورت نہیں، صرف آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کی پاک جماعت کا نمونہ ہی ہمارے لئے کافی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے مومنین کی ایک پاک جماعت کا قیام ہوا۔ مومنین کی اس پاک جماعت پر ان کے مخالفین کی طرف سے ہزار ہا مظالم توڑے گئے کہ کسی طرح ان کو اپنے اندر دوبارہ واپس لوٹایا جائے، انہوں نے مرنا گوارا کیا مگر اس کفر میں واپس نہیں لوٹے جس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں نکالا تھا۔ مخالفین ان کو کفر کی طرف بلاتے رہے لیکن وہ اسلام پر قائم رہے۔ امام مہدی اور اس کی جماعت کے ساتھ بھی یہی مقدر تھا۔ لیکن اُس جگہ کفر تھا اور اس جگہ اسلام ہے۔ معاندین احمدیت اپنے آپ کو اسلام کا حقیقی علم بردار سمجھ کر ہمیں کافر قرار دیتے ہیں اور اسلام کی طرف بُلاتے ہیں۔ آیت قرآنی وَھُوَ یُدْعٰٓی اِلَی الْاِسْلَامِ (الصّف: 8) بھی اسی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ اسے اسلام کی طرف بُلایا جائے گا۔ یعنی اس کے مخالف خود کو حق پر سمجھ کر اسے اسلام کی دعوت دیں

باقی صفحہ 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت سے تعلق رکھنے والے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ بعض واقعات کا تذکرہ اور ان کی روشنی میں احباب جماعت کو نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 ؍مارچ 2015ء بمطابق 13 امان 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان فرمودہ بعض باتیں بیان کروں گا جن کا تعلق براہ راست یا بالواسطہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ ان سے بہت سی سبق آموز باتیں سامنے آتی ہیں جن سے آجکل بھی اپنے راستے متعین کرنے کی طرف رہنمائی ملتی ہے۔

پہلا واقعہ یا پہلا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبلیغ کے بارے میں جوش اور کس طرح جماعت کو دیکھنا چاہتے تھے کے متعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تبلیغ اسلام کے لئے جو جوش اور درد تھا جس کا اثر وہ اپنے جماعت کے افراد پر بھی دیکھنا چاہتے تھے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خیالات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تبلیغ سلسلہ کے لئے عجیب عجیب خیال آتے تھے اور وہ رات دن اسی فکر میں رہتے تھے کہ یہ پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچ جائے۔ ایک مرتبہ آپ نے تجویز کی کہ ہماری جماعت کا لباس ہی الگ ہوتا کہ ہر شخص بجائے خود ایک تبلیغ ہو سکے۔ ...... اس پر مختلف تجویزیں ہوئیں۔‘‘ (ماخوذ از الفضل جلد 10 نمبر 1 صفحہ 16) یعنی یہ پہچان ہو جائے کہ یہ احمدی ہے۔ اب صرف ایک علیحدہ پہچان تو کوئی چیز نہیں ہے۔ یقیناً آپ کی یہی خواہش ہوگی کہ اس طرح جہاں ایک لباس دیکھ کر اور پھر عملی اور اعتقادی حالت دیکھ کر غیروں کی توجہ ہوگی وہاں خود بھی احساس رہے گا کہ میں ایک احمدی کی حیثیت سے پہچانا جاؤں گا۔ اس لئے میں نے اپنی عملی اور اعتقادی حالت کو درست بھی رکھنا ہے۔

پس آج بھی ہمیں یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ لباس کوئی چیز نہیں لیکن کم از کم ہماری حالتیں ایسی ہوں کہ ہر ایک ہمیں دیکھ کے پہچان سکے کہ یہ احمدی ہے اور یہ دوسروں سے منفرد ہے۔

لباس کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ایک مبلغ یا دین کے کام کرنے والے کی شکل کس طرح کی ہونی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’تبلیغ کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ مبلغ کی شکل مومنانہ ہو۔‘‘ خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’پس میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان کی ظاہری شکل اسلامی شعار کے مطابق ہونی چاہئے اور انہیں اپنی داڑھیوں میں، بالوں میں اور لباس میں سادگی اختیار کرنی چاہئے۔ اسلام تمہیں صاف اور نظیف لباس پہننے سے نہیں روکتا۔ (صاف لباس ہو۔ نفاست ہو۔ اس سے نہیں روکتا۔) بلکہ وہ خود حکم دیتا ہے کہ تم ظاہری صفائی کو ملحوظ رکھو اور گندگی کے قریب بھی نہ جاؤ مگر لباس میں تکلف اختیار کرنا منع ہے۔ اسی طرح (بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے اپنے کپڑوں کو دیکھتے ہیں۔) تھوڑی دیر کے بعد کوٹ کے کالر کو دیکھنا کہ اس پر گرد تو نہیں پڑ گئی۔ یہ ایک لغو بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بعض لوگ اچھے اچھے کپڑے لاتے تھے اور آپ ان کپڑوں کو استعمال بھی کرتے تھے مگر کبھی لباس کی طرف ایسی توجہ نہیں فرماتے تھے کہ ہر وقت برش کروا رہے ہوں اور دل میں یہ خیال ہو کہ لباس پر کہیں گرد نہ پڑ جائے۔ (آپ کہتے ہیں کہ کپڑوں پر) برش کروانا منع نہیں مگر اس پر زیادہ زور دینا اپنے وقت کا بیشتر حصہ ان باتوں پر صرف کر دینا پسندیدہ نہیں سمجھا جا سکتا......۔ (آپ کہتے ہیں) بعض لوگوں کو لباس کا اتنا کمپلیکس ہوتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ دعوت کے موقع پر رونی شکل بنا لیتے ہیں کہ ہمارے پاس فلاں قسم کا کوٹ نہیں ہے یا فلاں قسم کا لباس نہیں ہے۔ انسان کے پاس جس قسم کا بھی لباس ہو اس قسم کے لباس میں اسے دوسروں سے بڑے اعتماد سے ملنے چلے جانا چاہئے۔ اصل چیز تو ننگ ڈھانکنا ہے۔ (نفاست ہے۔ نظافت ہے۔ صفائی ہے۔) جب ننگ ڈھانکنے کا لباس موجود ہے اور اس کے باوجود کوئی شخص کسی شخص کی ملاقات سے اس لئے محروم ہو جاتا ہے کہ میرے پاس فلاں قسم کا کوٹ نہیں یا فلاں قسم کا کرتہ نہیں تو یہ دین نہیں بلکہ دنیا ہے۔

(ماخوذ از خدام الاحمدیہ سے خطاب۔ انوار العلوم جلد 16 صفحہ 442،441)

پس واقفین زندگی کے لئے خاص طور پر مبلغین کے لئے اور عام طور پر عمومی جماعت کے افراد کے لئے بھی اس میں نصیحت ہے کہ ظاہری رکھ رکھاؤ کی طرف اتنی توجہ نہ دیں کہ اصل مقصد پیچھے چلا جائے۔ یا بعض ایسے ہیں جو نظافت کا خیال بھی نہیں رکھتے انہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ نظافت ایمان کا حصہ ہے۔ پس ہر معاملہ میں اعتدال ہونا چاہئے۔ نہ اِدھر جھکاؤ ہو نہ اُدھر جھکاؤ ہو۔

تبلیغ کے حوالے سے آپ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ تبلیغ پر خاص طور پر زور دیا جائے۔ (دہلی آپ گئے تو کہتے ہیں) اس دفعہ یہاں دہلی میں میرے لئے ایک حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ اب دلّی والوں نے کج بحثی کو چھوڑ دیا ہے ورنہ اس سے پہلے جب کبھی مجھے یہاں آنے کا (موقع ملا یا) اتفاق ہوا دہلی کے ہر قسم کے لوگ مجھ سے ملنے کے لئے آیا کرتے تھے اور عجیب عجیب قسم کی بحث شروع کر دیا کرتے تھے اور کسی نے بھی کبھی معقول بات نہ کی تھی۔ (فرماتے ہیں کہ) مجھے یاد ہے مَیں اس وقت چھوٹا سا تھا۔ میں یہاں آیا اور اپنے رشتہ داروں کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ حیدرآباد کے ایک رشتے کے بھائی بھی ہماری رشتے کی اس نانی کے پاس ملنے آئے تھے جن کے پاس حضرت امّاں جان ٹھہری ہوئی تھیں۔ انہوں نے میری طرف اشارہ کر کے پوچھا (اس رشتے کے بھائی نے) کہ یہ لڑکا کون ہے؟ نانی نے کہا کہ فلاں کا لڑکا ہے۔ یعنی حضرت امّاں جان کا نام لیا۔ حضرت امّاں جان کا نام سن کر وہ مجھے کہنے لگے کہ تمہارے ابّا نے کیا شور مچا رکھا ہے؟ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام کے خلاف کئی قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) اس وقت میری عمر چھوٹی تھی مگر بجائے اس کے کہ میں گھبراؤں کیونکہ مجھے وفات مسیح کی بحث اچھی طرح یاد تھی میں نے وفات مسیح کے متعلق بات شروع کر دی۔ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو صرف یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور اس زمانے میں جو مسیح موعود اور مہدی معہود آنے والا ہے وہ اسی امّت میں سے آئے گا۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے قرآن کریم کی ان آیات میں سے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ (آل عمران: 56) والی آیت یاد تھی تو میں نے اس کے متعلق سارے مضمون کو اچھی طرح کھول کر بیان کیا تو وہ بڑے حیران ہو کر کہنے لگے کہ واقعی اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں مگر یہ مولوی لوگ کیوں شور مچاتے ہیں؟ تو مَیں نے انہیں کہا کہ یہ بات تو پھر ان مولویوں سے پوچھئے۔ لیکن نانی کا ردّ عمل کیا ہوا۔ فرماتے ہیں کہ ہماری نانی نے شور مچا دیا کہ توبہ کرو، توبہ کرو۔ اس بچے کا دماغ پہلے ہی ان باتوں کو سن کر خراب ہوا ہوا تھا تم نے تصدیق کر کے اسے کفر پر پکا کر دیا۔

(ماخوذ از ہمارے ذمہ تمام دنیا کو فتح کرنے کا کام ہے۔ انوار العلوم جلد 18 صفحہ 454،453)

پھر تبلیغ کے حوالے سے ہی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کے تبلیغ کے طریق کو بیان فرماتے ہیں کہ ’’میاں شیر محمد صاحب اَن پڑھ آدمی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ وہ فنا فی الدین قسم کے آدمیوں میں سے تھے۔ یکّہ چلاتے تھے۔ غالباً پھلور سے (یہ جگہ کا نام ہے) سواریاں لے کر بنگہ جاتے تھے۔ ان کا طریق تھا کہ سواری کو یکّے میں بٹھا لیتے اور یکّہ چلاتے جاتے اور سواریوں سے گفتگو شروع کر لیتے۔ اخبار الحکم منگواتے تھے۔ جیب سے اخبار نکال لیتے اور سواریوں سے پوچھتے آپ میں سے کوئی پڑھا ہوا ہے؟ اگر کوئی پڑھا ہوا ہوتا، اسے کہتے کہ یہ اخبار میرے نام آئی ہے۔ ذرا اس کو سنا تو دیجئے۔ یکّہ میں بیٹھا ہوا آدمی جھٹکے کھاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسے کوئی شغل مل جائے۔ وہ خوشی سے پڑھ کر سنانا شروع کر دیتا ہے۔ جب وہ اخبار پڑھنا شروع کرتا تو وہ (یعنی یہ خود میاں شیر محمد صاحب) جرح شروع کر دیتے کہ یہ کیا لکھا ہے؟ اس کا کیا مطلب ہے؟ اور اس طرح جرح کرتے کہ اس کے ذہن (یعنی پڑھنے والے کے ذہن کو جو احمدی نہیں ہوتا تھا) سوچ کر جواب دینا پڑتا اور بات اچھی طرح اس کے ذہن نشین ہو جاتی۔ (حضرت

مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) یہ واقعہ انہوں نے مجھے سنایا تھا تو اس وقت تک (صرف الفضل یا الحکم پڑھانے کے ذریعہ سے) ان کے ذریعے درجن سے زیادہ احمدی ہو چکے تھے۔ اس کے بعد بھی وہ کئی سال تک زندہ رہے۔ نامعلوم کتنے آدمی ان کے ذریعہ اسی طریق پر احمدیت میں داخل ہوئے۔ غرض ضروری نہیں کہ ہمیں کام شروع کرنے کے لئے بڑے عالم آدمیوں کی ضرورت ہے بلکہ ایسے علاقوں میں جہاں کوئی پڑھا ہوا آدمی نہیں مل سکتا اگر اَن پڑھ احمدی مل جائے تو اَن پڑھ ہی ہمارے پاس بھجوا دیا جائے اس کو زبانی مسائل سمجھائے جا سکتے ہیں۔ (بعض جو چھوٹی جماعتیں ہیں، دُور کی جماعتیں ہیں ان کے لئے خاص ہدایت ہے تا کام شروع ہو جائے۔) اگر ہم اس انتظار میں رہیں کہ عالم آدمی ملیں تو نامعلوم ان کے آنے تک کتنا زمانہ گزر جائے گا؟

(ابھی بھی باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعات میں بڑی خاصی تعداد مربّیان کی آ رہی ہے لیکن پھر بھی مستقبل قریب میں ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔) کیونکہ علماء کو مذہب کی باریکیوں میں جانا پڑتا ہے اس لئے ان کو علم حاصل کرنے میں کافی عرصہ لگ جاتا ہے لیکن باوجود اس کے کہ مذہب میں باریکیاں ہوتی ہیں ان کو سیکھنے کے لئے ایک لمبے عرصے کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے متعلق فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اَلدِّیْنُ یُسْرٌ کہ دین آسانی کا نام ہے۔

(ماخوذ از الفضل قادیان مورخہ 7 نومبر 1945 صفحہ 3 جلد 33 نمبر 261)

پس دعوت الی اللہ کے لئے ضروری نہیں کہ علمی بحثوں اور بڑے بڑے سیمیناروں اور فنکشنوں کا سہارا لیا جائے۔ حالات کے مطابق طریق نکالنے چاہئیں۔ اس زمانے میں بھی بہت سے احمدی ایسے ہیں جو اپنے طور پر تبلیغ کے طریقے نکالتے ہیں اور اللہ کے فضل سے بڑے کامیاب ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے ایک مشترک دوست کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ آپ کے ایک دوست تھے جو مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھی دوست تھے۔ ان کا نام نظام الدین تھا۔ انہوں نے سات حج کئے تھے۔ بہت ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے۔ چونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولوی محمد حسین بٹالوی دونوں سے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے۔ اس لئے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ ماموریت کیا اور مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا تو ان کے دل کو بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیکی پر بہت یقین تھا۔ وہ لدھیانہ میں رہا کرتے تھے اور مخالف لوگ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کچھ کہتے تو وہ ان سے جھگڑ پڑتے اور کہتے کہ تم پہلے حضرت مرزا صاحب کی حالت کو تو جا کر دیکھو۔ وہ تو بہت ہی نیک آدمی ہیں اور میں نے ان کے پاس رہ کر دیکھا ہے کہ اگر انہیں (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو) قرآن شریف سے کوئی بات سمجھا دی جائے تو وہ فوراً ماننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ فریب ہرگز نہیں کرتے۔ اگر انہیں قرآن سے سمجھا دیا جائے کہ ان کا دعویٰ غلط ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ فوراً مان جائیں گے۔ بہت دفعہ وہ لوگوں کے ساتھ اس امر پر جھگڑتے اور کہا کرتے کہ جب میں قادیان جاؤں گا تو دیکھوں گا کہ وہ کس طرح اپنے دعویٰ سے توبہ نہیں کرتے۔ (یہ کہنے لگے کہ) میں قرآن کھول کر ان کے سامنے رکھ دوں گا (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے) اور جس وقت قرآن کی کوئی آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کے متعلق بتاؤں گا وہ فوراً مان جائیں گے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ قرآن کی بات سن کر پھر کچھ نہیں کہا کرتے۔ آخر ایک دن انہیں خیال آیا اور لدھیانہ سے قادیان پہنچے اور آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ کیا آپ نے اسلام چھوڑ دیا ہے اور قرآن سے انکار کر دیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے قرآن کو تو مَیں مانتا ہوں اور اسلام میرا مذہب ہے۔ کہنے لگے الحمد للہ۔ میں لوگوں سے یہی کہتا رہتا ہوں کہ وہ قرآن کو چھوڑ ہی نہیں سکتے۔ پھر کہنے لگے اچھا اگر میں قرآن مجید سے سینکڑوں آیتیں اس امر کے ثبوت میں دکھا دوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ چلے گئے ہیں تو کیا آپ مان جائیں گے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سینکڑوں آیات کا تو ذکر کیا اگر آپ ایک ہی آیت مجھے ایسی دکھا دیں تو میں مان لوں گا۔ کہنے لگے الحمد للہ۔ مَیں لوگوں سے یہی بحثیں کرتا آیا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب سے منوانا تو مشکل بات نہیں یونہی لوگ شور مچا رہے ہیں۔ پھر کہنے لگے اچھا سینکڑوں نہ سہی مَیں اگر ایک سو آیتیں ہی حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کر دوں تو کیا آپ مان لیں گے؟ آپ نے فرمایا میں نے تو کہہ دیا ہے کہ اگر آپ ایک ہی آیت ایسی پیش کر دیں گے تو مَیں مان لوں گا۔ قرآن مجید کی جس طرح سو آیتوں پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح اس کے ایک ایک لفظ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ایک یا سو آیتوں کا سوال ہی نہیں ہے۔ کہنے لگے اچھا۔ سو نہ سہی پچاس آیتیں اگر میں پیش کر دوں تو کیا آپ کا وعدہ رہا کہ آپ اپنی باتیں چھوڑ دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر فرمایا میں تو کہہ چکا ہوں کہ آپ ایک ہی آیت پیش کریں میں ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جوں جوں اس امر پر پختگی کا اظہار کرتے جائیں انہیں شبہ ہوتا جائے کہ شاید اتنی آیتیں قرآن کریم میں نہ ہوں۔ آخر کہنے لگے کہ اچھا دس آیتیں اگر میں پیش کر دوں تو پھر تو آپ ضرور مان جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس پڑے اور فرمایا میں تو اپنی پہلی بات پر ہی قائم ہوں۔ آپ ایک آیت ہی ایسی پیش کریں۔ کہنے لگے اچھا میں اب جاتا ہوں۔ چار پانچ دنوں تک آؤں گا اور آپ کو قرآن سے ایسی آیتیں دکھلا دوں گا۔

ان دنوں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لاہور میں تھے اور حضرت خلیفہ اوّل بھی وہیں تھے اور مولوی محمد حسین بٹالوی سے اس وقت مباحثے کے لئے شرائط کا تصفیہ ہو رہا تھا۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کچھ مباحثہ ہونا تھا اس کا تصفیہ حضرت خلیفہ اول اور مولوی محمد حسین کے درمیان ہو رہا تھا) جس کے لئے آپس میں خط و کتابت بھی ہو رہی تھی۔ مباحثے کا موضوع وفات مسیح تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی یہ کہتے تھے کہ چونکہ قرآن مجید کی مفسّر حدیث ہے اس لئے جب حدیثوں سے کوئی بات ثابت ہو جائے تو وہ قرآن مجید کی ہی بات سمجھی جائے گی اس لئے حدیثوں کی رُو سے وفات و حیات مسیح پر بحث ہونی چاہئے۔ اور حضرت مولوی صاحب فرماتے (یعنی خلیفہ اوّل) کہ قرآن مجید حدیث پر مقدّم ہے اس لئے بہر صورت قرآن سے اپنے مدّعا کو ثابت کرنا ہو گا۔ اس پر بہت دنوں تک بحث رہی اور بحث کو مختصر کرنے کے لئے اور اس لئے کہ تا کسی نہ کسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی سے مباحثہ ہو جائے حضرت خلیفہ اوّل اس کی بہت سی باتوں کو تسلیم کرتے چلے گئے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بہت خوش تھے کہ جو شرائط میں منوانا چاہتا ہوں وہ مان رہے ہیں۔ اس دوران میں میاں نظام الدین صاحب وہاں پہنچے اور کہنے لگے تمام بحثیں بند کر دو۔ مَیں اب حضرت مرزا صاحب سے مل کر آیا ہوں اور وہ بالکل توبہ کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ میں چونکہ آپ کا بھی دوست ہوں اور حضرت مرزا صاحب کا بھی اس لئے مجھے اس اختلاف سے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ حضرت مرزا صاحب کی طبیعت میں نیکی ہے۔ اس لئے میں ان کے پاس گیا اور ان سے یہ وعدہ لے کر آیا ہوں کہ قرآن سے دس آیتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے متعلق دکھا دی جائیں تو وہ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل ہو جائیں گے۔ آپ مجھے ایسی دس آیتیں بتلا دیں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طبیعت میں بڑا غصہ تھا۔ جلد باز تھے۔ کہنے لگے کمبخت تو نے میرا سارا کام خراب کر دیا۔ میں دو مہینے سے بحث کر کے ان کو حدیث کی طرف لایا تھا اب تُو پھر قرآن کی طرف لے گیا ہے۔ میاں نظام الدین صاحب کہنے لگے اچھا تو دس آیتیں بھی آپ کی تائید میں نہیں۔ وہ کہنے لگے تُو جاہل آدمی ہے تجھے کیا پتا کہ قرآن کا کیا مطلب ہے۔ وہ کہنے لگے اچھا تو پھر جدھر قرآن ہے اُدھر ہی میں بھی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ قادیان آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

تو آپ فرماتے ہیں کہ ''دیکھو قرآن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس قدر اعتماد تھا اور آپ کتنے وثوق سے فرماتے تھے کہ قرآن آپ کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ قرآن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کوئی خاص رشتہ ہے یا اس کا جماعت احمدیہ سے کوئی خاص تعلق ہے۔ قرآن تو سچائی کی راہ دکھائے گا اور جو فریق سچ پر ہو گا اس کی حمایت کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چونکہ یقین تھا کہ آپ حق پر ہیں اس لئے قرآن بھی آپ کے ساتھ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرا کوئی دعویٰ قرآن کے مطابق نہ ہو تو میں اسے ردّی کی ٹوکری میں پھینک دوں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعویٰ کے متعلق کوئی شک تھا بلکہ یہ کہنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو یقین تھا کہ قرآن میری تصدیق ہی کرے گا۔ یہ امید ہے جس نے دنیا میں آپ کو کامیاب کر دیا۔''

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 13 صفحہ 416 تا 418 خطبہ جمعہ فرمودہ 8/اپریل 1932ء)

پس ہر احمدی کو ہمیشہ پُر اعتماد رہنا چاہئے کہ قرآن کریم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اور یہ قرآن کریم کی تائید ہی ہے جو ہر روز جماعت کی تعداد کو پاک فطرت لوگوں کے سینے روشن کر کے بڑھا رہی ہے۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ مخالفت بھی ہدایت کا موجب ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''جب مخالفت ترقی کرتی ہے تو جماعت کو بھی ترقی حاصل ہوتی ہے اور جب مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدات اور نصرتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جب کوئی دوست یہ ذکر کرتے کہ ہمارے ہاں بڑی مخالفت ہے تو آپ فرماتے یہ تمہاری ترقی کی علامت ہے۔ جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت بھی بڑھتی ہے کیونکہ مخالفت کے نتیجے میں کئی ناواقف لوگوں کو بھی سلسلے سے واقفیت ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ان کے دل میں سلسلے کی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور جب وہ کتابیں پڑھتے ہیں تو صداقت ان کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک دفعہ ایک دوست حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کی بیعت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
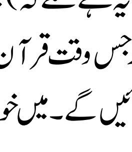
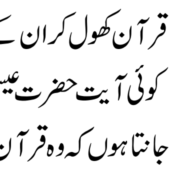
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کس نے تبلیغ کی تھی۔ وہ بے ساختہ کہنے لگے مجھے تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے تبلیغ کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حیرت سے فرمایا، وہ کس طرح؟ وہ کہنے لگے کہ میں مولوی صاحب کا اخبار اور ان کی کتابیں پڑھا کرتا تھا اور میں ہمیشہ دیکھتا کہ ان میں جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت ہوتی تھی۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ میں خود بھی تو اس سلسلے کی کتابیں دیکھوں کہ ان میں کیا لکھا ہے۔ اور جب میں نے ان کتابوں کو پڑھنا شروع کیا تو میرا سینہ کھل گیا اور میں بیعت کے لئے تیار ہو گیا۔ تو مخالفت کا پہلا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے الٰہی سلسلے کو ترقی حاصل ہوتی ہے اور کئی لوگوں کو ہدایت میسر آ جاتی ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 487)

آج بھی مخالفین کی مخالفتیں لوگوں کے سینے کھولنے کا باعث بن رہی ہیں۔ اکثر مبلغین کی رپورٹوں میں بھی یہ ذکر ہوتا ہے اور کئی خط مجھے براہ راست بھی آتے ہیں کہ کس طرح انہوں نے جماعت سے تعارف حاصل کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ یہ بیان فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ احمدی ہونے کے بعد ایک اَن پڑھ کو بھی کس طرح عقل دے دیتا ہے اور وہ حاضر جواب ہو جاتا ہے، ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ’’لدھیانہ کے علاقے کے ایک شخص میاں نور محمد صاحب تھے۔ انہوں نے ادنیٰ اقوام میں تبلیغ اسلام کا بیڑہ اٹھایا ہوا تھا۔ وہ خاکروبوں میں (صفائی کرنے والوں میں جن میں سے اکثریت عیسائی بھی تھی) تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اور سینکڑوں خاکروب ان کے مرید ہو گئے تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان کے بعض مرید بعض دفعہ یہاں بھی آ جایا کرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ حضرت مرزا صاحب ہمارے پیر کے پیر ہیں۔ یہاں ہمارے ایک رشتے میں چچا نے محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت اور آپ کے دعوے کا تمسخر اڑانے کے لئے اپنے آپ کو چوہڑوں کا پیر مشہور کیا ہوا تھا۔ (اور کچھ تو نہیں کر سکے چوہڑوں کا پیر مشہور کر دیا) اور ان کا دعویٰ تھا کہ میں لال بیگ ہوں یعنی خاکروبوں کا پیشوا ہوں۔ ایک دفعہ بعض وہ لوگ جو خاکروبوں سے مسلمان ہو چکے تھے یہاں آئے۔ انہیں حُقّے کی عادت تھی۔ (ان صاحب کی مجلس میں یعنی یہ جو اپنے آپ کو خاکروبوں کا پیر کہتے تھے ویسے مغل تھے۔ ان صاحب کی مجلس میں) جو انہوں نے حقّہ دیکھا تو حُقّے کی خاطر ان کے پاس جا بیٹھے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے (ان رشتے کے) چچا نے ان سے مذہبی گفتگو شروع کر دی اور کہا کہ تم مرزا صاحب کے پاس کیوں آئے ہو؟ تم تو دراصل میرے مرید ہو۔ مرزا صاحب نے تمہیں کیا دیا ہے۔ وہ لوگ اَن پڑھ تھے جیسے خاکروب عام طور پر ہوتے ہیں۔ (اس زمانے کی بات ہے جب بیان کر رہے ہیں۔ وہ بھی آج سے ستر سال پہلے کی۔) تو آپ فرماتے ہیں کہ ’’آجکل تو پھر بھی خاکروب کچھ ہوشیار ہو گئے ہیں لیکن یہ آج سے چالیس سال پہلے کی بات ہے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی) اس وقت یہ قوم بالکل ہی جاہل تھی۔ لیکن جب ان سے ہمارے چچا نے سوال کیا کہ مرزا صاحب نے تم کو کیا دیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اور تو کچھ نہیں جانتے لیکن اتنی بات پھر بھی سمجھ سکتے ہیں کہ لوگ پہلے ہم کو چوہڑے کہتے تھے لیکن مرزا صاحب سے تعلق کی وجہ سے اب ہمیں مرزائی کہتے ہیں۔ گویا ہم چوہڑے تھے اب ان کے طفیل مرزا بن گئے۔ لیکن آپ پہلے مرزا تھے اور مرزا صاحب کی مخالفت کی وجہ سے چوہڑے بن گئے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ’’اب یہ باتیں ہیں تو بظاہر لطائف مگر ان کے اندر معرفت کا فلسفہ بھی موجود ہے۔ اِن اَن پڑھ لوگوں نے اپنی زبان سے اس مفہوم کو ادا کر دیا کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کے مخالفوں کو تباہ کر دیتا ہے اور ماننے والوں کو ترقی دیتا ہے۔ پس سچی بات یہ ہے کہ احمدی ہوتے ہی انسان کی عقل مذہبی امور میں تیز ہو جاتی ہے اور وہ علماء پر بھی بھاری ہوتا ہے۔ لیکن اس امر کو نظر انداز کر دو تو بھی کونسا ایسا احمدی ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ اس کے طبقے کے لوگ دنیا میں موجود نہیں بلکہ ہر احمدی اپنی عقل اور سمجھ میں کم سے کم اپنے طبقے کے ہر عیسائی، ہندو، سکھ اور غیر احمدی سے زیادہ ہوشیار ہوگا‘‘ (یعنی مذہبی امور میں)۔

(خطبات محمود جلد 16 صفحہ 796 تا 798۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 1935ء)

احمدیوں کے اخلاص کے انوکھے انداز اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کو پورا کرنے کی خواہش اور پھر احمدیت کی وجہ سے دشمنی کا سامنا اور احمدیت کی وجہ سے ہی دشمنی کا محبت میں بدل جانے کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ ’’مجھے اپنے بچپن کے زمانے میں ضلع گجرات کے لوگوں کا یہاں آنا یاد ہے (یعنی قادیان آنا)۔ اس وقت سیالکوٹ اور گجرات سلسلے کے مرکز سمجھے جاتے تھے۔ گورداسپور بہت پیچھے تھا کیونکہ قاعدہ ہے کہ نبی کی اپنے وطن میں زیادہ قدر نہیں ہوتی۔ اس زمانے میں سیالکوٹ اول نمبر پر تھا اور گجرات دوسرے نمبر پر۔ مجھے گجرات کے بہت سے آدمیوں کی شکلیں اب تک یاد ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ بہت سے اس اخلاص کی وجہ سے کہ تا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو پورا کرنے والے بنیں کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ نہ اس وجہ سے کہ انہیں مالی تنگی ہوتی، پیدل چل کر قادیان آتے۔ (مالی تنگی کی وجہ سے نہیں بلکہ الہام پورا کرنے کے لئے سیالکوٹ اور گجرات سے پیدل چل کر قادیان آتے تھے۔) ان میں بڑے بڑے مخلص تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب رکھتے تھے۔ یہ بھی ضلع گجرات کے لوگوں کا ہی واقعہ ہے جو حافظ روشن علی صاحب مرحوم سنایا کرتے تھے اور میں بھی اس کا ذکر کر چکا ہوں کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک جماعت ایک طرف سے آ رہی تھی اور دوسری دوسری طرف سے (پیدل چل کے آ رہے تھے)۔ حافظ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا وہ دونوں گروہ (جو ایک طرف سے آ رہا تھا، ایک دوسری طرف سے آ رہا تھا وہ دونوں گروہ) جب ایک دوسرے کو ملے تو رونے لگ گئے۔ میں نے پوچھا تم کیوں روتے ہو؟ کہنے لگے کہ ایک حصہ ہم میں سے وہ ہے جو پہلے ایمان لایا۔ (ان آنے والے دو گروپوں میں سے ایک حصہ وہ تھا جو پہلے ایمان لایا) اور اس وجہ سے دوسرے حصے کی طرف سے اسے اس قدر دکھ دیا گیا۔ (اسی علاقے کے رہنے والے تھے) اور اتنی تکالیف پہنچائی گئیں کہ آخر وہ گاؤں چھوڑنے پر مجبور ہو گیا۔ پھر ہمیں ان کی کوئی خبر نہ تھی کہ کہاں چلے گئے۔ کچھ عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا نور ہم میں بھی پھیلایا اور ہم جو احمدیوں کو اپنے گھروں سے نکالنے والے، تھے (مخالفین تھے) خود احمدی ہو گئے۔ (پہلے بیعت کرنے والوں کو نکالنے کے بعد وہ بھی جو مخالفین تھے پھر احمدی ہو گئے۔) کہتے ہیں اب ’’ہم یہاں جو پہنچے تو اتفاقاً اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہمارے وہ بھائی جنہیں ہم نے اپنے گھروں سے نکالا تھا دوسری طرف سے آ نکلے۔ جب ہم نے ان کو آتے دیکھا تو ہمارے دل اس درد کے جذبے سے پُر ہو گئے کہ یہ لوگ ہمیں ہدایت کی طرف کھینچتے تھے مگر ہم ان سے دشمنی اور عداوت کرتے تھے یہاں تک کہ ہم نے ان کو گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ آج خدا نے اپنے فضل سے ہم سب کو اکٹھا کر دیا۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تکالیف۔ انوار العلوم جلد 13 صفحہ 86، 87) پس اس وجہ سے ہم جذباتی ہو کے رو رہے تھے۔

پس یہ احمدیت کی برکات ہیں کہ بچھڑے ہوؤں کو اکٹھا کرتی ہے۔ شیطان جن کے بیچ میں رخنہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پھر ان کو ملا دیتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اب بھی ایسے نظارے ہوں گے۔

مولویوں نے جو یہ غلط تأثر عامّۃ المسلمین کو دیا ہوا ہے کہ حضرت مسیح ہاتھ سے پرندے بناتے تھے اور پھر ان میں جان ڈالتے تھے اور وہ عام پرندوں کی طرح اڑنے لگ جاتے تھے یہ قرآن کریم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ روحانی قابلیت کے لوگوں کو تربیت دے کر اس قابل بنا دیتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف روحانی پرواز کرنے لگ جائیں۔ بہرحال ایک ایسے نظریہ رکھنے والے مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گفتگو کر رہے تھے۔ تو حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ ایک مولوی سے پوچھا کہ آپ جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح پرندے پیدا کیا کرتے تھے تو جو پرندے ہمیں دنیا میں نظر آتے ہیں ان میں سے کچھ خدا تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے ہوں گے اور کچھ مسیح کے۔ کیا آپ ان دونوں میں کوئی امتیازی بات بتا سکتے ہیں جس سے معلوم ہو سکے کہ کون سے خدا کے پیدا کردہ ہیں اور کون سے مسیح کے۔ اس پر وہ مولوی صاحب پنجابی میں بولے۔ ’ایہہ تے ہُن مشکل اے اوہ دونوں رَل مل گئے نیں‘۔ یعنی یہ کام تو اب مشکل ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اور مسیح کے پیدا کئے ہوئے پرندے آپس میں مل جُل گئے ہیں۔ اب ان دونوں میں امتیاز مشکل ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 96)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ نے عیسائیوں کے خلاف سخت زبان استعمال کی ہے حالانکہ اگر دیکھا جائے تو حقیقت کچھ اور ہے۔ آپ نے خود کبھی پہل نہیں کی تھی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’بعض دفعہ جب بات حد سے بڑھ جاتی ہے تو پھر کسی حد تک ان باتوں کا جواب بھی دینا پڑتا ہے۔ عیسائی ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کیا کرتے تھے اور مسلمان چونکہ ان کے حملوں کا جواب نہیں دیا کرتے تھے۔ اس لئے عیسائی یہ سمجھتے تھے کہ اسلام کے بانی میں عیب ہی عیب ہیں۔ اگر کسی میں عیب نہیں تو وہ یسوع کی ذات ہے۔ وہ مسلمانوں کی شرافت کے غلط معنی لیتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ چونکہ ہم گند اچھالتے ہیں اور یہ نہیں اچھالتے اس لئے معلوم ہوا کہ واقعہ میں ان کے سردار میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔‘‘ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’دنوں کے بعد دن گزرے، ہفتوں کے بعد ہفتے، سالوں کے بعد سال اور صدیوں کے بعد صدیاں۔ سات آٹھ سو سال تک عیسائی متواتر (مسلمانوں پر یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر) گند اچھالتے رہے اور مسلمان انہیں معاف کرتے رہے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی کہ اب ذرا تم بھی ہاتھ دکھاؤ اور انہیں بتاؤ کہ ہمیں تم میں کوئی عیب نظر آتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یسوع کو مخاطب کرتے ہوئے وہ باتیں لکھنی شروع کیں جو یہودی آپ کے متعلق کہا کرتے تھے یا خود مسیحیوں کی کتابوں میں لکھی ہوئی تھیں۔ ابھی اس قسم کی دو چار کتابیں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھی تھیں کہ ساری عیسائی دنیا میں شور مچ گیا کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ حضرت مسیح موعود

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے تم کو کہا تھا کہ تمہارا طریق اچھا نہیں مگر تم ہماری بات کو سمجھا نہیں کرتے تھے۔ آخر جب خود تم پر زَد پڑنے لگی تو تمہیں ہوش آ گیا اور تم کہنے لگے کہ یہ طریق درست نہیں۔'' (الفضل قادیان مورخہ 8 دسمبر 1938ء صفحہ 6، 7 جلد 26 نمبر 283) بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو سخت الفاظ استعمال کئے ہیں تو جواب میں کئے ہیں نہ کہ پہل کی ہے۔

پنجاب کے ایک بڑے مشہور طبیب جن کی حضرت خلیفہ اوّل بھی بڑی قدر کرتے تھے، ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ طبیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑی عقیدت رکھتے تھے لیکن اس عقیدت کے باوجود آپ کے دعوے کو نہیں مانتے تھے۔ ان کا ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ حکیم صاحب کے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو وفات مسیح کا اعلان ہے اس کی وجہ کچھ اور تھی۔ بہر حال حضرت مصلح موعود نے شروع اس طرح کیا کہ حضرت شعیب جو لوگوں سے کہتے کہ تم دوسروں کا مال نہ لوٹو۔ اپنے مال کو ناجائز کاموں میں صرف نہ کرو تو آپ کی باتوں سے آپ کی قوم حیران ہوتی تھی اور کہتی تھی کہ شعیب پاگل ہو گیا ہے اور دیوانوں کی سی باتیں کرتا ہے۔ (آپ فرماتے ہیں کہ) اِس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لوگوں نے (نعوذ باللہ) پاگل کہا۔ جب آپ نے وفات مسیح کا مسئلہ دنیا میں پیش کیا تو مسلمان سمجھ ہی نہ سکے کہ جب تیرہ سو سال تک سے یہ مسئلہ امت محمدیہ کے اکابر پیش کرتے چلے آ رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں تو وہ فوت کس طرح ہو گئے۔ لوگوں کو اس مسئلے کے متعلق جس قدر یقین اور وثوق تھا وہ اس ایک واقعہ سے (حکیم صاحب کا واقعہ بیان کرتے ہیں) اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ کتنا یقین اور وثوق تھا کہ کبھی یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ پنجاب کے ایک مشہور طبیب جن کی طبّی عظمت کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے طبیب بھی قائل تھے اور جن کا نام حکیم اللہ دین تھا۔ اور بھیرہ کے رہنے والے تھے۔ ایک دفعہ ان کے پاس مولوی فضل دین صاحب بھیروی جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گہرے دوست اور نہایت مخلص احمدی تھے گئے اور انہوں نے (حکیم صاحب کو) کچھ تبلیغ کی۔ حکیم صاحب باتیں سن کر کہنے لگے۔ میاں تم مجھے کیا تبلیغ کرتے ہو، تم بھلا جانتے ہی کیا ہو اور مجھے تم نے کیا سمجھانا ہے۔ مرزا صاحب کے متعلق تو جو مجھے عقیدت ہے اس کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی تمہیں ان سے عقیدت نہیں ہو گی۔ مولوی فضل دین صاحب یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے سمجھا کہ شاید یہ دل میں احمدی ہیں۔ اس لئے انہوں نے کہا اس بات کو سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو حضرت مرزا صاحب سے عقیدت ہے اور میں خوش ہوں گا اگر آپ کے خیالات سلسلہ کے متعلق کچھ اور بھی سنوں۔ وہ کہنے لگے آجکل کے جاہل نوجوان بات کی تہہ تک نہیں پہنچتے اور یونہی تبلیغ کرنے کے لئے دوڑ پڑتے ہیں۔ اب تم آ گئے ہو مجھے وفات مسیح کا مسئلہ سمجھانے حالانکہ تمہیں معلوم ہی کیا ہے کہ مرزا صاحب کی اس مسئلے کو پیش کرنے میں حکمت کیا ہے؟ وہ کہنے لگے آپ ہی فرمایئے۔ انہوں نے کہا سنو! اصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کتاب لکھی۔ تیرہ سو سال میں بھلا کوئی مسلمان کا بچہ تھا جس نے ایسی کتاب لکھی ہو۔ مرزا صاحب نے اس میں ایسے ایسے علوم بھر دیئے کہ کسی مسلمان کی کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ اسلام کے لئے ایک دیوار تھی جس نے اسے دوسرے مذاہب کے حملوں سے بچا لیا لیکن مولوی ایسے احمق اور بے وقوف نکلے کہ بجائے اس کے کہ وہ آپ کا شکریہ ادا کرتے اور زانوئے ادب تہہ کر کے آپ سے کہتے کہ آئندہ ہم آپ کے بتائے ہوئے دلائل ہی استعمال کیا کریں گے انہوں نے الٹا آپ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور اسلام کی اتنی عظیم الشان خدمت دیکھنے کے باوجود جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو سال میں اور کسی نے نہ کی یہ مولوی آپ کے خلاف کفر کے فتوے دینے لگے اور اپنی علمیت جتانے لگے اور سمجھنے لگے کہ ہم بڑے آدمی ہیں۔ اس پر مرزا صاحب کو غصہ آنا چاہئے تھا اور آیا۔ (یہ حکیم صاحب فرماتے ہیں۔ اب یہاں سے حکیم صاحب اپنی دلیل شروع کر رہے ہیں۔) چنانچہ انہوں نے مولویوں سے کہا کہ اچھا تم بڑے عالم بنے پھرتے ہو۔ اگر تمہیں اپنی علمیت پر ایسا ہی گھمنڈ ہے تو دیکھ لو کہ حیات مسیح کا عقیدہ قرآن سے اتنا ثابت ہے، اتنا ثابت ہے کہ اس کے خلاف حضرت مسیح کی وفات ثابت کرنا ناممکن نظر آتا ہے لیکن میں قرآن سے ہی حضرت مسیح کی وفات ثابت کر کے دکھاتا ہوں۔ اگر تم میں ہمت ہے تو اس کا ردّ کرو۔ چنانچہ انہوں نے مولویوں کو ان کی بیوقوفی جتانے کے لئے وفات مسیح کا مسئلہ پیش کر دیا اور قرآن سے اس کے متعلق ثبوت دینے لگ گئے۔ (حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ) اب مولوی چاہے سارا زور لگا لیں، چاہے ان کی زبانیں گھس جائیں اور قلمیں ٹوٹ جائیں، سارے ہندوستان کے مولوی مل کر بھی مرزا صاحب کے دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مرزا صاحب نے انہیں ایسا پکڑا ہے کہ ان میں سر اٹھانے کی تاب نہیں رہی۔ (حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ) اب اس کا ایک ہی علاج ہے۔ (ویسے تو وفات مسیح کا مسئلہ کوئی نہیں۔ حیات مسیح قائم ہے لیکن مولویوں کو ٹھیک کرنے کا یعنی اس مسئلے، جھگڑے کو دُور کرنے کا ایک ہی علاج ہے) اور وہ یہ کہ سارے مولوی مل کر ایک وفد کی صورت میں حضرت مرزا صاحب کے پاس جائیں اور ان سے کہیں کہ ہم سے آپ پر کفر کا فتویٰ لگانے میں بے ادبی ہو گئی ہے۔ ہمیں معاف کیا جائے۔ پھر دیکھیں مرزا صاحب قرآن سے ہی حیات مسیح ثابت کر کے دکھاتے ہیں یا نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 107، 108)

یہ بھی انہوں نے خوب من پسند تشریح کی ہے۔ اب دیکھیں کہ باوجود عقیدت ہونے کے ان میں حیات مسیح کا مسئلہ اتنا زیادہ تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں نہیں آ سکے لیکن عقیدت رکھتے تھے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر ہو کہ اس کو زمانے کے امام کو حقیقت میں ماننے کی بھی توفیق ملتی ہے۔ ہمیں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وفات مسیح کا مسئلہ کوئی نظریاتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ توحید کے قیام کے لئے انتہائی ضروری ہے اور حضرت مسیح موعود نے آ کر اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا تھا۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ کی وفات کو ثابت کر کے توحید کامل کے رستے میں جو روک تھی اسے دور کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اس مسئلے پر بہت زور دیتے تھے۔ رات دن یہی ذکر فرماتے رہتے تھے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے یاد ہے ایک دفعہ کسی نے کہا کہ حضور اس مسئلے کو اب چھوڑ بھی دیں۔ تو حضور کو جلال آ گیا اور فرمایا کہ مجھے تو بعض اوقات اس کے متعلق اتنا جوش پیدا ہوتا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید جنون نہ ہو جائے۔ اس مسئلے نے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور ہم جب تک اسے پیس نہ ڈالیں گے آرام کا سانس نہیں لے سکتے۔ اب بھی بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ کیا مسئلہ ہے۔ مگر یہ احدیت کے رستے میں روکیں ہیں جنہیں دُور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس قدر جوش تھا۔ اور یہی وہ جوش تھا جس نے خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچا اور صداقت کے لئے بنیاد قائم کر دی۔ اور ہم میں ہر ایک جسے اسلام سے محبت ہے سمجھ سکتا ہے کہ یہ محض ایک چنگاری ہے اس آگ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی۔ اگر کوئی محسوس کرتا ہے کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کو پھیلانے کی تڑپ ہے تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ محض ایک چنگاری ہے اس آگ کی جو حضور علیہ السلام کے دل میں تھی۔ پس ہماری تمام کوششیں اسی نقطہ پر گھومنی چاہئیں اور اسی میں محصور ہونی چاہئیں۔ لیکن اگر ہم اس بات کو نہیں سمجھ سکتے تو جو کام ہم کریں گے وہ گو بظاہر توحید ہو گا مگر دراصل وہ کسی شرک کا پیش خیمہ ہو گا۔

(الفضل قادیان مورخہ 18 مئی 1943ء صفحہ 3 جلد 31 نمبر 177)

توحید بھی ہو لیکن شرک کا پیش خیمہ بھی ہو، یہ کس طرح ہوتا ہے؟ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے ایک واقعہ پیش فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک صاحب یہاں پڑھا کرتے تھے۔ وہ روزانہ یہ بحث کیا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے۔ ان کے سر پر رومی ٹوپی تھی۔ ایک دن ایک شخص نے اسے بلایا اور کہا کہ کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا۔ اس شخص نے بغیر کوئی شرم محسوس کئے ہوئے کہہ دیا کہ ہاں ضرور ہوا۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ وحدانیت تک جاتے ہیں اَحدیت تک نہیں پہنچتے۔ (اب یہ دو چیزیں سمجھنے والی ہیں۔ وحدانیت اور اَحدیت۔ کہ وحدانیت تک تو جاتے ہیں اور اَحدیت تک نہیں پہنچتے) جس پر پہنچ کر معلوم ہوتا ہے کہ بیشک انسان بھی ایک حد تک خالق ہے، رازق ہے مگر پھر بھی خدا تعالیٰ الگ ہے اور مخلوق الگ ہے۔ دونوں میں کوئی اتحاد ذاتی ہرگز نہیں ہے۔'' نہ ہو سکتا ہے۔

(الفضل قادیان مورخہ 18 مئی 1943ء صفحہ 3 جلد 31 نمبر 177)

واحد اور اَحد کی لغت کے حوالے سے مختصر وضاحت کر دیتا ہوں تا کہ سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ واحد بھی ہے اور اَحد بھی ہے۔ وحدانیت سے مراد صفات میں واحد ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایک حد تک انسان پر تَو ہو سکتا ہے اور اس کی اعلیٰ ترین مثال جو کسی انسان میں آ سکتی ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ لیکن صفات میں کامل تو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔

اور اَحد سے مراد اللہ تعالیٰ کا اکیلا ہونا ہے اور اَحد کے مقابلے پر دوسری کسی چیز کا تصور بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ حقیقی توحید اس وقت قائم ہو گی جب اَحدیت کی حقیقت کو ہم سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کو پورا کرتے ہوئے حقیقی توحید کے قائم کرنے والے ہوں۔

❀❀❀

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
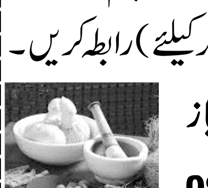
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

جہاں یہ جلسے ہماری اندرونی صفائی اور روحانیت میں ترقی کا ذریعہ ہیں وہاں دنیا میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت و وقار کو قائم کرنے کا ذریعہ بھی ہیں۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے حُسن کو دکھانے کا ذریعہ بھی ہیں۔

ہم اسلام کو علمی اور عملی رنگ میں دنیا کو دکھانے کے لئے یہاں جمع ہیں۔ یہ ایک عظیم کام اور ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہم نے اپنے اوپر لی ہے اور یہ عظیم کام اور بڑی ذمہ داری اس وقت مزید اہمیت کی حامل ہوجاتی ہے جب ہماری آواز سے آواز ملانے میں مسلمانوں کی بڑی اکثریت یا خاموش ہے یا مخالف ہے۔

مسلمان کہلانے والے بعض گروہ یا تنظیمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کو نہ سمجھتے ہوئے یا بعض تاریخی حقائق سے ناواقفیت کی وجہ سے یا نئے اور پرانے غلط نظریات کی وجہ سے یا اپنے مفادات کی خاطر اسلام کی طرف غلط باتیں منسوب کرتے ہیں جن کا اسلام کی حقیقی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بہرحال ان باتوں اور ان نظریات کی وجہ سے غلط عمل نے غیر مسلم دنیا میں یہ غلط تاثر قائم کیا ہوا ہے کہ اسلام نعوذ باللہ شدّت پسندی اور دہشت گردی کا مذہب ہے۔

آج یہ ہمارا کام ہے کہ ہر جگہ، ہر سطح پر مسیح محمدی کی نمائندگی میں اسلام کی امن پسند تعلیم دنیا کو بتائیں۔

ہمیں مسیح محمدی نے بتایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ اسلام کے متعلق شدت پسندی اور جہاد کے غلط نظریے کو باطل کر کے دنیا کو بتاؤں کہ اسلام وہ خوبصورت مذہب ہے جس کو کسی تلوار کی ضرورت نہیں۔ جو دلوں کو فتح کرتا ہے اور دلوں میں کھب جاتا ہے۔

آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی عزت کو تمام دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہے۔ ہم ہی ہیں جو دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اسلام امن اور سلامتی اور محبت اور بھائی چارے کا مذہب ہے

ہم جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے ہمارا کام ہے کہ اسلام کی خدمت کا حق ادا کرتے ہوئے آج یہ عہد کرتے ہوئے اُٹھیں کہ ہم نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا نمونہ بننا ہے۔ ہر سطح پر محبت، پیار، بھائی چارے، سلامتی اور امن کے پیغام کو پہنچانا ہے۔ دنیا کو حقیقی اسلامی تعلیم کے بارے میں بتانا ہے۔ دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے اور ربّ العالمین کا ادراک دنیا کو دیتے ہوئے انسانیت کو محبت، پیار اور بھائی چارے کے اسلوب سکھانے ہیں۔ محبتوں کو بکھیرنا ہے اور نفرتوں کو دور کرنا ہے۔

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے 123ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 28 دسمبر 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی ذرائع سے براہ راست اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جیسا کہ میں نے خطبہ جمعہ میں بتایا تھا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ان دنوں میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور ان کا آج آخری دن ہے۔ یہ جلسے نائیجیریا، آئیوری کوسٹ، سینیگال میں ہو رہے ہیں اور اسی طرح امریکہ کے ویسٹ کوسٹ کا بھی جلسہ ہے۔ آج ان کے آخری دن ہیں۔ افریقن ممالک میں تو وقت بھی تقریباً یہی ہے اور میری اس تقریر کے ساتھ ان کا جلسہ بھی دعا کے بعد اختتام پذیر ہوگا۔

مَیں نے جمعہ کے خطبہ میں بتایا تھا کہ دنیا کو ہمارے جلسوں سے جو پیغام ملتا ہے وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہونا ہے۔ پس جہاں یہ جلسے ہماری اندرونی صفائی اور روحانیت میں ترقی کا ذریعہ ہیں وہاں دنیا میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت و وقار کو قائم کرنے کا ذریعہ بھی ہیں۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کے حُسن کو دکھانے کا ذریعہ بھی ہیں۔ پس آج دنیا کے مختلف ممالک میں افرادِ جماعت کا اپنے جلسوں کے لئے جمع ہونا دنیا کو اور خاص طور پر وہ لوگ جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں ان کو یہ بتانے کے لئے ہے کہ تم اسلام کو کیا سمجھتے ہو اور اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ یہ دنیا کو بتانے کے لئے ہے کہ تم ان لوگوں کی باتوں کو تو سنتے ہو اور اہمیت دیتے ہو اور ان کی باتوں پر یقین بھی رکھتے ہو جو اسلام کے خلاف بہت کچھ کہتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہم اپنے قول، اپنی تعلیم اور اپنے عمل سے تمہیں بتاتے ہیں کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ گویا ہم اسلام کو علمی اور عملی رنگ میں دنیا کو دکھانے کے لئے یہاں جمع ہیں۔ یہ ایک عظیم کام اور ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہم نے اپنے اوپر لی ہے اور یہ عظیم کام اور بڑی ذمہ داری اس وقت مزید اہمیت کی حامل ہوجاتی ہے جب ہماری آواز سے آواز ملانے میں مسلمانوں کی بڑی اکثریت یا خاموش ہے یا مخالف ہے۔ اور دوسرے مسلمان اسلام کی تعلیم کو بعض معاملات میں خاص طور پر قیامِ امن کے لئے اُس سے بالکل مختلف انداز میں پیش کرتے ہیں جس طرح ہم نے قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کے اُسوہ سے سمجھا ہے۔

مسلمان کہلانے والے بعض گروہ یا تنظیمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کو نہ سمجھتے ہوئے یا بعض تاریخی حقائق سے ناواقفیت کی وجہ سے یا نئے اور پرانے غلط نظریات کی وجہ سے یا اپنے مفادات کی خاطر اسلام کی طرف غلط باتیں منسوب کرتے ہیں جن کا اسلام کی حقیقی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بہرحال ان باتوں اور ان نظریات کی وجہ سے غلط عمل نے غیر مسلم دنیا میں یہ غلط تاثر قائم کیا ہوا ہے کہ اسلام نعوذ باللہ شدّت پسندی اور دہشت گردی کا مذہب ہے۔ ہم احمدی خود ان شدّت پسندوں کے عمل کی وجہ سے شدت پسندی اور دہشت گردی کی بھینٹ چڑھے ہوئے ہیں یا چڑھتے ہیں۔ ابھی کل ہی ہمارے ایک احمدی کو شہید کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ لیکن ہم ان حرکتوں کا اسی طرح جواب نہیں دیتے جس طرح ان کے عمل ہیں۔ ان حرکتوں کا اسی طرح الٹا کر جواب نہ دینا ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں ہے کہ دشمن کو خیال ہو کہ شاید ہم کمزور ہیں۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ جب ہم حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو پھر جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا ردّ عمل وہ ہونا چاہئے جو اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔ بہرحال اگر دیکھیں تو شدت پسند اس وجہ سے سب سے زیادہ نقصان اسلام کو اور مسلمانوں کو پہنچا رہے ہیں۔ پھر جہاد کا غلط تصور قائم کر کے خود آپس میں بھی دست و گریبان ہیں۔ اسلام تو ایسا امن پسند مذہب ہے کہ وہ آپس میں تو کیا غیر مسلموں سے بھی اس قسم کے جہاد کی نفی کرتا ہے جس طرح کہ آجکل کے جہاد کی تعریف کی جاتی ہے۔

بہرحال چاہے یہ مسلمانوں کی طرف سے شدت پسندی ہے یا جہاد کا غلط تصور قائم کر کے دنیا کے امن کو برباد کرنا ہے۔ مسلمان گروہوں کے اس عمل نے اسلام کی خوبصورت اور امن پسند اور سلامتی کی تعلیم کا دنیا میں

بالکل غلط اور الٹ تصور پیدا کر دیا ہے۔ گو بعض پڑھے لکھے اور ریسرچ کرنے والے مغربی سکالر بھی اور لکھنے والے بھی اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ ان گروہوں کے عمل اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں لیکن عموماً دنیا والے میڈیا کے ذریعہ جو واقعات سامنے آتے ہیں ان کو دیکھ کر اور ان کو سن کر مسلمانوں کے خلاف بالکل الٹ رائے قائم کرتے ہیں۔ اور آجکل کا مغربی میڈیا اِلَّا مَاشَآءَ اللہ اسلام کے خلاف لکھنے میں ایک کو چار کر کے دکھاتا ہے۔ بہر حال ہمیں ماننا پڑے گا کہ اس حالت کو پیدا کرنے میں قصور ہمارے مسلمانوں کا ہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ مَیں نے کہا بعض اچھے بھی لکھنے والے ہیں۔

ابھی ایک جرنلسٹ جو غالباً جرمنی کے تھے ISIS کے زیر انتظام علاقوں میں رہ کر آئے ہیں۔ اَور باتوں کے علاوہ اس نے ایک بہت سچی اور حقیقی بات بتائی ہے اور یقیناً یہ اس کی انصاف پسندی ہے اور اس لئے ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے اس کو واقفیت ہے، قرآن کریم کی تعلیم سے اس نے کچھ نہ کچھ سمجھا ہے۔ کہتا ہے کہ میں نے ان سے پوچھا کہ باقی اسلامی تعلیم تو تم اپنے زیر انتظام علاقے میں لاگو کرنے کی کوشش کر رہے ہو لیکن قرآن کریم میں بیشمار جگہ پر رحم اور نرمی وغیرہ کی جو تعلیم آئی ہے اس پر تمہارے ہاں عمل ہوتا نظر نہیں آتا۔ کہتا ہے میرے بار بار پوچھنے کے باوجود، مختلف لوگوں سے پوچھنے کے باوجود، میری بات کی نہ وہ نفی کر سکے نہ وہ اس کا جواب دے سکے۔ تو جن کو اسلامی تعلیم سے واقفیت ہے، چاہے وہ غیر مسلم ہو، اس کو پتا ہے کہ اسلام کی تعلیم شدت پسندی کی نہیں بلکہ رحم، عفو اور انصاف پسندی کی تعلیم ہے۔ پس یہ غیروں کا کام نہیں، گو کہ بعض غیر یہ کام کر رہے ہیں کہ اسلام کے بارے میں انصاف کی تعلیم بتا رہے ہیں۔ لیکن یہ ان کا کام نہیں ہے کہ اپنے ایک کالم میں یا کسی مضمون میں ایک دفعہ لکھ کر کہ اسلام کی تعلیم میں رحم پایا جاتا ہے تو یہ کافی ہو گیا اور پھر ہم مسلمان آرام سے بیٹھے رہیں۔

بلکہ آج یہ ہمارا کام ہے کہ ہر جگہ، ہر سطح پر مسیح محمدی کی نمائندگی میں اسلام کی امن پسند تعلیم دنیا کو بتائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی مثیل مسیح کے طور پر اسی طرح رحم اور عفو کی تعلیم کو جاری کرنا تھا جس طرح پہلے مسیح نے کیا۔ لیکن مسیح محمدی کی تعلیم میں اس سے کہیں بڑھ کر رحم، محبت، پیار، بھائی چارے اور اخوّت کی تعلیم ہے جتنی پہلے مسیح نے بتائی تھی کیونکہ مسیح محمدی نے جس تعلیم کو دنیا کے سامنے رکھا وہ قرآن کریم کی تعلیم ہے جو رحمۃ للعالمین کی تعلیم ہے۔ جس کے آخری، مکمل اور کامل ہونے میں کسی شبہ اور شک کی گنجائش نہیں ہے۔ جو قرآن کریم میں آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے جس طرح چودہ سو سال پہلے اس کا حسن چمکتا تھا۔ تبھی تو عیسائی جرنلسٹ نے ان سختی کرنے والوں کو کہا تھا کہ تمہارے اندر اسلام کی رحم کی تعلیم پر عمل نظر نہیں آتا۔ بہر حال ہم احمدیوں کے سامنے اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور مہدی موعود علیہ السلام نے کس طرح اس خوبصورت تعلیم کو پیش فرمایا، اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور احمدیوں کی ذمہ داریوں کا پتا چلتا ہے بلکہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کو نہ صرف اپنائیں بلکہ پھیلائیں بھی۔ ورنہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی فوج میں شامل نہیں ہو سکتے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’دیکھو میں ایک حُکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اُس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یَضَعُ الْحَرْب یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ سو مَیں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلاویں کہ اس سے اُن کا دین پھیلے گا اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسّط معمولی اسباب کے جسمانی ضرورتوں کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے ایسا ہی اب وہ روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لے گا۔ بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے اور بہت سی چمکیں پیدا ہوں گی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی۔‘‘

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 15)

پس یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کے سپاہیوں کا کام۔ ہم نے کسی ظاہری بندوق، پستول سے دنیا کے معصوموں کی جانیں نہیں لینی بلکہ اپنے نفسوں کی بدیوں کو ختم کر کے انہیں پاک کرنا ہے۔ ہم نے برائیوں سے دلوں کو اس طرح پاک کرنا ہے کہ اس میں سے ظلم و تعدّی اور شیطانیت کا نام و نشان مٹ جائے۔ ہم نے اپنے دل میں انسانیت کے لئے رحم کو اس طرح ترقی دینی ہے۔ اپنوں، غیروں اور ہر ایک کے لئے ہمارے دلوں سے اس طرح رحم کے چشمے پھوٹنے چاہئیں جس کی کوئی مثال نہ ہو۔ ہم نے دکھی دلوں کا ایسا ہمدرد بننا ہے جس کی مثال دنیا میں نہ ملتی ہو۔ ہم نے زمین پر صلح، محبت، بھائی چارہ، امن اور آشتی کے وہ نمونے قائم کرنے ہیں کہ دنیا کے لئے ہمارے پیچھے چلے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اور جب یہ حالت ہو گی تو تبھی ہم اسلام کی حقیقی تعلیم کے علمبردار کہلا سکیں گے، اسلام کی حقیقی تعلیم کے سفیر بن سکیں گے اور اسلام کی تعلیم سے دنیا کو آشکار کرنے والے بن سکیں گے، تبھی ہم خدا تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں دنیا کو گرفتار کرنے والا بن سکیں گے۔ ہمیں جسموں کو فتح کرنے سے کوئی غرض نہیں ہے ہم نے دلوں کو تسخیر کرنا ہے۔ جسموں کے قیدی تو کسی وقت بھی رہائی پا کر اپنے آپ کو آزاد کروا سکتے ہیں اور کروا لیں گے لیکن جن کے دل تسخیر ہو جائیں وہ ہمیشہ کی غلامی اور قید کو بخوشی قبول کرتے ہیں۔ پس حقیقی اسلام کو نہ ہی کسی کی جان لینے کی ضرورت ہے نہ ہی قیدی بنانے کی۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ جو کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے لینا چاہتے ہیں ہم اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور اس کے لئے پیش کرتے ہوئے آپ کی فوج میں شامل ہو جائیں اور دنیا کو حقیقی اسلام کی تعلیم سے آگاہ کریں۔ اسلام کے متعلق شدت پسندوں کے خیالات کو دنیا کے دماغوں سے نکالیں اور ان کے دلوں میں وہ حقیقی اسلامی تعلیم پھیلائیں جن کے پھیلانے کے لئے اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’تمام سچے مسلمان جو دنیا میں گزرے کبھی اُن کا یہ عقیدہ نہیں ہوا کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے بلکہ ہمیشہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے دنیا میں پھیلا ہے۔ پس جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں اور ان کی کارروائی درندوں کی کارروائی سے مشابہ ہے‘‘۔ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 167 حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی۔ مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔‘‘

(ستارۂ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 120۔121)

پس اس دین کو پھیلانے کے لئے اسلام کو نہ کسی تلوار کی ضرورت ہے نہ کسی سختی اور توپ اور تفنگ کی ضرورت ہے۔ اسلام تو وہ خوبصورت مذہب ہے جس کی سمجھ آنے کے بعد کسی کا اس کا گرویدہ ہوئے بغیر چارہ ہی نہیں ہے۔ اسلام کس طرح اپنی بات جبر سے منوا سکتا ہے جب کہ اسلام کی بنیادی تعلیم ہی یہی ہے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرۃ: 257)۔ اور اس کی کئی دوسری جگہوں پر قرآن کریم وضاحت فرماتا ہے۔ صرف ایک جگہ نہیں فرمایا کہ دین میں جبر نہیں ہے۔ بہت ساری جگہوں پر فرمایا ہے کہ دین اسلام میں جبر نہیں ہے۔ پس نہ اسلام کی تعلیم کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کا کہتی ہے، نہ ہی کسی کو زبردستی اسلام میں رکھنے کا کہتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اسلام تو اسلام کو چھوڑنے والوں کو قتل کی سزا دیتا ہے تو یہ غلط ہے۔ قرآن کریم اس کی نفی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (المآئدۃ: 55) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم میں سے جو اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو ضرور اللہ اس کے بدلے ایک ایسی قوم لے آئے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔ مومنوں پر وہ مہربان ہوں گے اور کافروں پر بہت سخت۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہ رکھتے ہوں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پس اگر جبر ہو تو لوگوں کی ملامت سے ڈرنے کی بجائے وہ تلوار سے ڈرے کہ اسلام سے اگر میں نکلا تو مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ اسی طرح اور بھی آیات ہیں جو اس بات کی نفی کرتی ہیں کہ کسی کو مسلمان بنائے رکھنے کے لئے کسی جبر کی ضرورت ہے۔ پس جو بھی مسلمان ہوتا ہے وہ اپنے دل سے سچائی کو قبول کر کے مسلمان ہوتا ہے۔ اگر لوگوں کی ملامت یا کمزورئ ایمان کی وجہ سے منکر ہوتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پھر اس کا معاملہ ہوتا ہے اور پھر ایسے منکر ہونے والوں کے بعد اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں سے یہ وعدہ ہے کہ پھر وہ قربانیاں کرنے والے اور اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والے مومن عطا فرمائے گا اور فرماتا ہے۔ اسلام چھوڑنے والوں کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے، بندوں کے ساتھ نہیں۔ اسلام کی جبر کی تعلیم کو ردّ فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بڑے واضح الفاظ میں بتاتے ہیں اور ہمیں یہ سیدھا راستہ آپ نے دکھایا ہے کہ دین اسلام میں جبر نہیں ہے۔ اور قرآن کریم سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ: ’’کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے، باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں‘‘۔

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 468)

تنخواہیں بھی نہیں مل رہیں اور صرف دو تین سو آدمی ہوں اور ہزاروں کا مقابلہ کریں۔ یہ تو دل کی آواز ان کو کہتی ہے کہ جب دین پر حملہ ہو رہا ہو تو مقابلہ کرو۔ یقیناً ہر عقلمند شخص کہے گا کہ یہ جبر نہیں ہے بلکہ ایمان ہے اور ایک مقصد ہے کہ دین کے دشمنوں کے مقابلے پر دین کو بچانے کے لئے بے دھڑک ہو کر قربانی کے لئے تیار ہو جانا۔

پھر کہنے کو اسلام پر الزام لگایا جاتا ہے یا شدت پسند مسلمان یہ دلیل دیتے ہیں کہ جنگ کی فتوحات سے اسلام پھیلا۔ لیکن یہ بھی جھوٹ اور غلط ہے۔ اس بارے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت

سے فرمایا ہوا ہے۔ افریقہ کے ریگستانوں میں جنگوں سے نہیں، جنگجوؤں سے نہیں بلکہ درویشوں کے ذریعہ سے اسلام پھیلا تھا۔ پھر چین میں اسلام حملوں نے نہیں بلکہ اسلام کا درد رکھنے والوں نے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر پہنچایا تھا۔ ہندوستان میں بھی اسلام ٹاٹ پوش درویشوں کے ذریعے پھیلا تھا۔ اگر صرف تلوار کے زور سے ہوتا تو لاکھوں لوگ اسلام چھوڑ چکے ہوتے۔ اسی طرح یورپ میں بھی اسلام کو دل سے قبول کیا گیا۔ (ماخوذ از پیغام صلح روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 468) ہاں جب سپین عیسائی بادشاہوں کے قبضے میں آیا تو عیسائیت ضرور تلوار کے زور سے پھیلائی گئی اور مسلمانوں کو عیسائی بنایا گیا اور تاریخ اس کی گواہ ہے۔ اور بعض لکھنے والے انصاف پسند عیسائی مؤرخ اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔ سپین میں مَیں نے وہ علاقے بھی دیکھے ہیں جہاں کئی دہائیوں بلکہ ڈیڑھ دو سو سال تک مسلمانوں نے غاروں اور پہاڑوں میں چھپ کر اپنے ایمان کو سلامت رکھا۔ آخر دھوکے سے ان کو یا سمندر میں غرق کر دیا گیا یا تلوار کے زور سے عیسائی بنا لیا گیا یا قتل کر دیا گیا۔ ایک مسلمان تنظیم کی عورت مجھے ملی۔ مَیں نے اسے دیکھ کر کہا کہ تم اصل سپینش لگتی ہو۔ تم نومسلم لگ رہی ہو۔ سپینش بھی ہو۔ تم نے کب اسلام قبول کیا؟ اسلام تم نے قبول کیا تو نومسلم ہو گی۔ کہنے لگی کہ میں نومسلم نہیں ہوں۔ اب مذہبی آزادی ملی ہے تو مَیں اپنے اصلی مذہب اسلام میں واپس آئی ہوں۔ پس سپین میں ایسے لوگ بھی ہیں جو سینکڑوں سال بعد واپس لوٹے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا کلام یقیناً سچا ہے جو کہتا ہے کہ لوگوں کے خوف سے اسلام کو چھوڑا تو جا سکتا ہے، اسلام میں لایا نہیں جا سکتا۔

سپین کے ایک پروفیسر جو اسلام کی تاریخ کے ان کھوئے ہوئے بابوں کی تلاش میں ہیں جو عرصہ سے زیر زمین ہوئے ہوئے تھے اور پرانے کھنڈرات اور مسلمانوں کی تاریخ نکالتے رہتے ہیں۔ جب میں سپین گیا ہوں تو مجھے خاص طور پر ان کھنڈرات میں لے کر گئے جہاں سے سب سے آخر میں مسلمانوں نے اپنے دین کو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے قربانیاں دی تھیں اور وہاں اسلام سب سے آخر میں ختم ہوا تھا۔ یہ پروفیسر عیسائی ہونے کے باوجود مجھے کہنے لگے کہ یہ علاقہ ہے جو اَب تمہیں لے لینا چاہئے تا کہ دوبارہ اسلام کی تعلیم یہاں زندہ ہو۔ میں نے انہیں کہا کہ یقیناً ہم یہ لیں گے۔ جس علاقے سے تم نے اسلام کو تلوار کے زور سے ختم کیا تھا ہم محبت کی تلوار سے دل جیت کر اسے واپس لیں گے۔ پس یہ وہ مقصد ہے جسے ہم نے پورا کرنا ہے۔

یہی ہمیں مسیح محمدی نے بتایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ اسلام کے متعلق شدت پسندی اور جہاد کے غلط نظریے کو باطل کر کے دنیا کو بتاؤں کہ اسلام وہ خوبصورت مذہب ہے جس کو کسی تلوار کی ضرورت نہیں۔ جو دلوں کو فتح کرتا ہے اور دلوں میں کھب جاتا ہے۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"مسیح موعود دنیا میں آیا ہے تا کہ دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دُور کرے اور اپنی حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت میں تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اس کے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں۔ اس لئے وہ تمام لوگ آگاہ رہیں جو اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراض کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔ اسلام کی تاثیرات اپنی اشاعت کے لئے کسی جبر کی محتاج نہیں ہیں۔" فرمایا "اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ ان تمام اعتراضوں کو اسلام کے پاک وجود سے دُور کر دے جو خبیث آدمیوں نے اس پر کئے ہیں۔ تلوار کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کا اعتراض کرنے والے اب سخت شرمندہ ہوں گے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 176۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک طرف تو اسلام کے دفاع میں اور اسلام کی تبلیغ کے پھیلانے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور جری اللہ یہ فرماتے ہیں جو ابھی میں نے بیان پڑھا۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی تصدیق کرنے اور اس کے ساتھ شامل ہو کر اسلام کے خوبصورت پیغام سے دنیا کو روشن کرنے کے بجائے آپ علیہ السلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ یہ باتیں اس لئے نہیں کہہ رہے کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے بلکہ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ اپنے آقاؤں کو خوش کریں جنہوں نے آپ کو کھڑا کیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اور کہتے ہیں کہ اسی لئے آپ غلط طور پر جہاد کو منسوخ کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مولیٰ اور مددگار تو خدا ہے جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ آپ تو اس آقا کے غلام ہیں جو رحمۃٌ للعالمین ہے جس نے مسلمانوں پر ٹھونسی گئی جنگوں میں رحمت اور نرمی کی تعلیم دی تھی۔ جس نے مسلمان بنانے کے لئے کسی پر کبھی بھی تلوار نہیں اٹھائی۔ جس نے تلوار اٹھائی تو صرف اس وقت جب آپ پر تلوار اٹھائی گئی۔ صرف اور صرف امن قائم کرنے کے لئے تا کہ دنیا کا امن برباد نہ ہو۔ پس ہم تو اس نبی کے غلام ہیں جو خاتم النبیین اور رحمۃٌ للعالمین ہے۔

ہمیں ان لوگوں پر الزام لگانے کی ضرورت نہیں کہ ہمارے مخالفین کیا ہیں اور کس طرح کے ان کے عمل ہیں اور انہوں نے اسلام کو کس حد تک دنیا میں بدنام کیا ہے۔ لیکن ہم جو مسیح محمدی کے ماننے والے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلاموں میں سے ہیں، ہم بڑے واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل اور اس کی تبلیغ صرف اور صرف غلام مسیح محمدی ہی کر رہے ہیں اور یہ صرف اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کا عہد لیا ہے۔ آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی عزت کو تمام دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہے۔ ہم ہی ہیں جو دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اسلام امن اور سلامتی اور محبت اور بھائی چارے کا مذہب ہے اور اگر قرون اولیٰ میں مسلمانوں اور غیر مسلموں میں جنگیں ہوئیں تو وہ دین کے نام پر قتل عام کرنے کے لئے نہیں تھیں اور وہ دنیا کے امن کو برباد کرنے کے لئے نہیں تھیں بلکہ دنیا میں امن اور سلامتی کے قیام کے لئے ہوئی تھیں۔ دنیا میں ظلم کرنے والوں کے ظلموں کو ختم کرنے کے لئے ہوئی تھیں۔ یہ جوابی جنگیں ڈاکٹر کے اس علاج کے طور پر تھیں جس میں ڈاکٹر مریض کی صحت کے لئے جسم کے بعض حصوں پر چاقو چلاتا ہے۔ پس یہ کڑوی گولیاں اور نشتر علاج کے لئے تھے نہ کہ زندگی ختم کرنے کے لئے۔ لیکن اب مذہبی جنگیں اسلام پر ٹھونسی نہیں جاتیں اس لئے جہاد کا جو طریق ہے وہی بدل گیا ہے۔ جنگوں کا طریق بھی بدل گیا ہے اور یہ عین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہے۔ پس مسلمانوں کو بلا جواز غیر مسلموں کا خون بہانے کے لئے بہانے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گولی کا استعمال اور شدت پسندی سے اور بندوق کی نوک پر مسلمانوں کے عقائد بدلنے کی کوشش بھی صریحاً اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ نہ دشمن کے ساتھ جنگ ہے، نہ اپنوں کے ساتھ سختی ہے۔

اسلامی تعلیم کی بعض مثالیں میں پیش کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کیا کہتا ہے اور قرآن کریم میں ہمیں کس طرح امن کی تعلیم دی گئی ہے۔ پہلے تو میں نے یہ بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کہ دین میں جبر نہیں ہے اور پھر اس کے آگے یہ بھی فرمایا ہے کہ بیشک ہدایت اور گمراہی کا فرق اسلام کے آنے سے ظاہر ہو گیا۔ اور یہ حق کی تعلیم تم نے دوسروں کو بتانی بھی ہے اس کی تبلیغ بھی کرنی ہے لیکن جبر بہر حال نہیں کرنا۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَوۡ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ کُلُّہُمۡ جَمِیۡعًا۔ اَفَاَنۡتَ تُکۡرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ۔ (یونس: 100)

اس کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے اس طرح تشریح فرمائی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو تمام دنیا کی آبادی ایمان لے آتی۔ پھر کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تُو لوگوں کو مجبور کر سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں؟ اگر دنیا کو جبر کے ساتھ منوانا ہوتا اور اسلام میں جبر کی تعلیم ہوتی تو خدا تعالیٰ یہ نہ فرماتا کہ تو لوگوں کو مسلمان ہونے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم چاہتے تو یہ بات ہماری طاقت میں تھی کہ ہم اپنی مشیئت سے کام لے کر تمام لوگوں کو مسلمان بنا دیتے مگر جب ہم نے یہ نہیں کیا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تُو کیسے ان کو مسلمان بننے کے واسطے مجبور کر سکتا ہے؟ اور تُو جب ان کو مجبور نہیں کر سکتا تو پھر تیرے لئے یہی ایک راہ ہے کہ ان سے کہہ دے کہ قُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ (الکہف: 30) کہہ یہ حق اور صداقت جو دنیا میں آئی ہے تو وہ تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور یہ تعلیم جو تمہارے لئے بھیجی گئی ہے بالکل سچی ہے اور تمہارے واسطے فلاح کا موجب ہے۔ اب تمہارا دل چاہے تو مان لو اور دل نہ چاہے تو نہ مانو۔ (ہندو مسلم فسادات، ان کا علاج اور مسلمانوں کا آئندہ طریق عمل۔ انوار العلوم جلد 9 صفحہ 473)

پس اگر ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار نہیں تو آجکل کے علماء اور ان گروہوں کو کس طرح اختیار ہے کہ زبردستی کریں اور شدت پسندی کریں؟ خدا تعالیٰ کا اس مذہب کا نام اسلام رکھنا ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ مذہب جبر و تشدد کے خلاف اور صلح و آشتی کا حامی ہو گا کیونکہ لفظ اسلام کے معنی ہی امن میں رہنا اور امن دینا ہے۔ پس اس کے بعد یہ دونوں فریق غلط ہیں۔ یعنی وہ غیر مسلم جو اسلام کو شدت پسندی کا مذہب کہتے ہیں اور وہ بھی جو مسلمان کہلا کر دنیا کے امن کو برباد کرتے ہیں۔

پھر دیکھیں امن اور بھائی چارے کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ وَسَعٰی فِیۡ خَرَابِہَا ؕ اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَہُمۡ اَنۡ یَّدۡخُلُوۡہَاۤ اِلَّا خَآئِفِیۡنَ ۬ؕ لَہُمۡ فِی الدُّنۡیَا خِزۡیٌ وَّلَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ۔ (البقرۃ: 115) اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے منع کیا ہے کہ اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام بلند کیا جائے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کی جائے۔ ان کے لئے اس کے سوا کچھ جائز نہ تھا کہ وہ ان مسجدوں میں ڈرتے ہوئے داخل ہوتے۔ ان کے لئے (یعنی جو مسجدوں میں جانے سے روکتے ہیں) دنیا میں ذلّت اور آخرت میں بہت بڑا عذاب مقدر ہے۔

یہاں خدا تعالیٰ حقیقی مسلمان کو بلند حوصلگی کی تعلیم بھی دیتا ہے اور اس بات کی سختی سے نفی کرتا ہے کہ کسی کو

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

عبادت سے روکا جائے اور مسجدوں کے دروازے بند کر دیئے جائیں کیونکہ یہ ظلم ہے۔ کیسا پیارا اُسوہ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعلق میں پیش فرمایا جب نجران کے عیسائیوں کے وفد کو مسجد نبوی میں عبادت کی اجازت دی۔ پس باجے گاجے کے علاوہ ہر کوئی خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مسجد میں آ سکتا ہے۔ دعا کے علاوہ عبادت کا جو حصہ ہے وہ دوسروں کو کہا جا سکتا ہے کہ باہر جا کر کر لو۔ پس قطع نظر اس کے کہ مسلمانوں کے عمل کیا ہیں، اسلامی تعلیم کی خوبصورتی بہر حال قائم ہے۔ غیر از جماعت تو ہمیں بھی باوجود اس کے کہ ہم کلمہ گو ہیں اپنی مسجدوں میں تو کیا ہماری مسجدوں میں بھی ہمیں نماز نہیں پڑھتے دیتے اور اس سے روکتے ہیں بلکہ ہمیں مسجدیں بنانے بھی نہیں دے رہے۔

بہر حال اسلام کی وسعت حوصلہ اس کی تعلیم سے عیاں ہے، صاف ظاہر ہے۔ امن اور محبت پھیلانے کی کوشش اس تعلیم سے واضح ہے اور آج جماعت احمدیہ مسلمہ ہے جو اس کی عملی تصویر ہے۔ اگر تمام مذاہب اور تمام فرقے اس ایک حکم پر عمل کرنے لگ جائیں تو دنیا میں مذہب کی بنیاد پر کبھی فساد نہ ہو۔ اور وسعت حوصلہ اور امن کی اس تعلیم سے قرآن کریم کیوں نہ بھرا ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترے ہوئے اس کلام کو شروع ہی اس طرح فرمایا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ پھر مسلمانوں کا یہ حکم ہے کہ تم نے پانچ نمازوں کی ہر رکعت میں یہ پڑھنا ہے۔ یعنی سب تعریف اس خدا کی ہے جو صرف مسلمانوں کا ہی رب نہیں بلکہ عیسائیوں کا بھی رب ہے، ہندوؤں کا بھی رب ہے، سکھوں کا بھی رب ہے، یہودیوں کا بھی رب ہے۔ پس جب ایک مسلمان جس کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کا حقیقی ادراک ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھتے ہوئے یہ سوچ رکھتا ہو کہ خدا ہر ایک کا ربّ ہے تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ پھر میں دوسری قوموں سے نفرت کروں۔

پس ایک احمدی مسلمان جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہے تو گویا وہ یہ کہتا ہے کہ میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جو تمام مذاہب کا رب ہے۔ میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جو تمام قوموں کا رب ہے۔ میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جو تمام ملکوں اور شہروں کا رب ہے۔ پس جب ہم تمام ملکوں، تمام قوموں، تمام مذاہب کو اپنے رب کے ساتھ جوڑتے ہیں تو ایک ایسی حمد کا تصور پیدا ہوتا ہے جو ہر ملک میں بسنے والی ہر قوم اور ہر مذہب کے افراد کے لئے کینہ اور بغض دل سے نکال دیتا ہے کیونکہ اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک طرف تو دوسروں کی بربادی کی خواہش ہو اور دوسری طرف اس خدا کی تعریف بھی ہو رہی ہو جو اُن سب کا ربّ ہے۔ ان کو پالنے والا ہے۔ ان کی ضروریات پوری کرنے والا ہے۔

پس یا تو شدت پسندوں کو اللہ تعالیٰ کے اس حسن کا ادراک نہیں یا جان بوجھ کر اس کی نفی کرتے ہیں۔ منہ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہنا اس وقت تک فائدہ نہیں دے سکتا جبتک دل سے اس کو قبول کرتے ہوئے تمام دنیا کو امن و سلامتی مہیا نہ کی جائے۔ تمام دنیا کے لئے نیک جذبات کا اظہار نہ ہو۔ اس محبت سلامتی اور امن کا ادراک اس وقت اور بھی بڑھ کر ہوتا ہے جب ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کو رحمۃٌ للعالمین کے حسین اُسوہ سے جوڑتے ہیں۔ یہ چند مثالیں میں نے قرآنی تعلیم کی دی ہیں۔ امن و سلامتی کی تعلیم سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ یہ تعلیم ان لوگوں کا منہ بند کرتی ہے جو اسلام پر الزام لگاتے ہیں اور ان لوگوں کو آئینہ دکھاتی ہے جو اسلام کے نام پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں ہرگز وہ صحیح نہیں ہے اور اس کا نتیجہ بجز اِس کے کچھ نہیں کہ وہ لوگ اپنے پُرجوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنا دیں اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں۔‘‘ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 7)

آج ہم بھی دیکھتے ہیں کس وجہ سے معصوموں کی جانیں لی جاتی ہیں۔ پھر صرف غیر مسلموں کی نہیں بلکہ جہاد کے نام پر خود مسلمان، مسلمان کی جانیں لے رہا ہے۔ اس کی تازہ مثال گزشتہ دنوں پشاور کے سکول میں بہیمانہ طریق پر بچوں کا قتل تھا، ان کا خون بہانا تھا، ان کو شہید کرنا تھا اور ان جھوٹے لوگوں کا یہ ظلم اَور بھی بڑھ جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو جہاد کے نام پر ایک تنظیم اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ہم نے یہ سب کچھ کیا لیکن پھر پاکستان کے ایک ٹی وی پروگرام میں کچھ علماء جو آپس میں بیٹھ کر اس کا تجزیہ کر رہے تھے وہ صرف اس لئے کہ ان دہشتگردوں کو بچائیں کیونکہ ہو سکتا ہے وہ ان کے وظیفہ خوار ہوں۔ کہنے لگے کہ یہ سب کچھ دہشتگردی جو ہے کوئی مسلمان نہیں کر سکتا، یہ یقینا قادیانیوں نے کی ہے۔ یہ ان کے حال ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں یقینا جانتا ہوں کہ جس قدر ایسے ناحق کے خون اُن نادان اور نفسانی انسانوں سے ہوتے ہیں کہ جو اِس راز سے بے خبر ہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی اُن سب کا گناہ اِن مولویوں کی گردن پر ہے کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں۔‘‘

فرمایا: ’’یہ لوگ اپنے اس عقیدہ جہاد پر جو سراسر غلط اور قرآن اور حدیث کے برخلاف ہے اس قدر جمے ہوئے ہیں کہ جو شخص اس عقیدہ کو نہ مانتا ہو اور اس کے برخلاف ہو اس کا نام دجّال رکھتے ہیں اور واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ مَیں بھی مُدّت سے اِسی فتویٰ کے نیچے ہوں...... مگر وہ یاد رکھیں کہ درحقیقت یہ جہاد کا مسئلہ جیسا کہ اُن کے دلوں میں ہے صحیح نہیں ہے اور اس کا پہلا قدم انسانی ہمدردی کا خون کرنا ہے۔

یہ خیال اُن کا ہرگز صحیح نہیں ہے کہ جب پہلے زمانہ میں جہاد روا رکھا گیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اب حرام ہو جائے۔ اس کے ہمارے پاس دو جواب ہیں۔ ایک یہ کہ یہ خیال قیاس مع الفارق ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز کسی پر تلوار نہیں اٹھائی بجز ان لوگوں کے جنہوں نے پہلے تلوار اٹھائی اور سخت بے رحمی سے بے گناہ اور پرہیزگار مَردوں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کیا‘‘ (ان پر تلوار اٹھائی تھی) ’’اور ایسے دردانگیز طریقوں سے مارا کہ اب بھی ان قصّوں کو پڑھ کر رونا آتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر فرض بھی کر لیں کہ اسلام میں ایسا ہی جہاد تھا جیسا کہ ان مولویوں کا خیال ہے تاہم اس زمانہ میں وہ حُکم قائم نہیں رہا کیونکہ لکھا ہے کہ مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ مسیح نہ تلوار اٹھائے گا اور نہ کوئی اور زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا بلکہ اس کی دعا اس کا حربہ ہو گا اور اس کی عَقدِ ہمت اُس کی تلوار ہو گی۔ وہ صلح کی بنیاد ڈالے گا اور بکری اور شیر کو ایک ہی گھاٹ پر اکٹھے کرے گا۔ اور اس کا زمانہ صلح اور نرمی اور انسانی ہمدردی کا زمانہ ہو گا۔ ہائے افسوس! کیوں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے کلمہ یَضَعُ الْحَرب جاری ہو چکا ہے......۔

اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو۔ مسیح موعود جو آنے والا تھا آ چکا۔ اور اس نے حکم بھی دیا کہ آئندہ مذہبی جنگوں سے جو تلوار اور کشت و خون کے ساتھ ہوتی ہیں باز آ جاؤ تو اب بھی خونریزی سے باز نہ آنا اور ایسے وعظوں سے منہ بند نہ کرنا طریق اسلام نہیں ہے۔ جس نے مجھے قبول کیا ہے وہ نہ صرف ان وعظوں سے منہ بند کرے گا بلکہ اس طریق کو نہایت بُرا اور موجب غضب الٰہی جانے گا۔‘‘

فرمایا ’’غرض اب جب مسیح موعود آ گیا تو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاد سے باز آوے۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو شاید اس غلط فہمی کا کسی قدر عذر بھی ہوتا مگر اب تو میں آ گیا اور تم نے وعدہ کا دن دیکھ لیا۔ اس لئے اب مذہبی طور پر تلوار اٹھانے والوں کا خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر نہیں۔ جو شخص آنکھیں رکھتا ہے اور حدیثوں کو پڑھتا اور قرآن کو دیکھتا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہ طریق جہاد جس پر اس زمانہ کے اکثر وحشی کاربند ہو رہے ہیں یہ اسلامی جہاد نہیں ہے بلکہ یہ نفسِ امّارہ کے جوشوں سے یا بہشت کی طمع خام سے ناجائز حرکات ہیں جو مسلمانوں میں پھیل گئے ہیں‘‘۔

فرماتے ہیں کہ ’’جاہل مولویوں نے، خدا اُن کو ہدایت دے، عوام کالانعام کو بڑے دھوکے دیئے ہیں اور بہشت کی کنجی اسی عمل کو قرار دے دیا ہے جو صریح ظلم اور بے رحمی اور انسانی اخلاق کے برخلاف ہے۔ کیا یہ نیک کام ہو سکتا ہے کہ ایک شخص مثلاً اپنے خیال میں بازار میں چلا جاتا ہے اور ہم اس قدر اس سے بے تعلق ہیں کہ نام تک بھی نہیں جانتے اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے مگر تاہم ہم نے اس کے قتل کرنے کے ارادہ سے ایک پستول اس پر چھوڑ دیا ہے۔ کیا یہی دینداری ہے؟ اگر یہ کچھ نیکی کا کام ہے تو پھر درندے ایسی نیکی کے بجا لانے میں انسانوں سے بڑھ کر ہیں۔ سبحان اللہ! وہ لوگ کیسے راستباز اور نبیوں کی روح اپنے اندر رکھتے تھے کہ جب خدا نے مکّہ میں اُن کو یہ حکم دیا کہ بدی کا مقابلہ مت کرو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ۔ پس وہ اس حکم کو پا کر شیرخوار بچوں کی طرح عاجز اور کمزور بن گئے گویا نہ اُن کے ہاتھوں میں زور ہے، نہ اُن کے بازوؤں میں طاقت...... افسوس کا مقام ہے اور شرم کی جگہ ہے کہ ایک شخص جس سے ہماری کچھ سابق دشمنی بھی نہیں بلکہ رُوشناسی بھی نہیں وہ کسی دوکان پر اپنے

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

بچوں کے لئے کوئی چیز خرید رہا ہے یا اپنے کسی اور جائز کام میں مشغول ہے اور ہم نے بے وجہ بے تعلق اس پر پستول چلا کر ایک دم میں اس کی بیوی کو بیوہ اور اس کے بچوں کو یتیم اور اس کے گھر کو ماتم کدہ بنا دیا۔ یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے یا کس آیت میں مرقوم ہے؟ کوئی مولوی ہے جو اس کا جواب دے؟ نادانوں نے جہاد کا نام سن لیا ہے اور پھر اس بہانہ سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے......‘‘ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 7۔13) اور یہی کچھ آجکل پاکستان میں ہو رہا ہے۔

پس زمانے کے امام نے آ کر قرآن وحدیث کی روشنی میں حقیقی اسلام کی تعلیم ہمیں بتائی ہے وہ تعلیم جس سے دنیا کا امن قائم ہونا ہے۔ مسلمانوں کو تو خوش ہونا چاہئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیج کر اس زمانے میں اسلام کے ذریعے دنیا کے لئے امن و سلامتی کا انتظام کر دیا ہے لیکن ان نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر اسلام جیسے خوبصورت نام جس کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے یہ لوگ اسے بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔ لیکن ہم جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے ہمارا کام ہے کہ اسلام کی خدمت کا حق ادا کرتے ہوئے آج یہ عہد کرتے ہوئے اٹھیں کہ ہم نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا نمونہ بننا ہے۔ ہر سطح پر محبت، پیار، بھائی چارے، سلامتی اور امن کے پیغام کو پہنچانا ہے۔ دنیا کو حقیقی اسلامی تعلیم کے بارے میں بتانا ہے۔ دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے اور ربّ العالمین کا ادراک دنیا کو دیتے ہوئے انسانیت کو محبت، پیار اور بھائی چارے کے اسلوب سکھانے ہیں۔ محبتوں کو بکھیرنا ہے اور نفرتوں کو دور کرنا ہے۔ خاص طور پر وہ لوگ جو اس وقت مسیح محمدی کی بستی میں بیٹھے ہیں، جلسہ سن رہے ہیں، دور دراز سے وہاں جلسہ سننے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ان کو اس بات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا ومطاع کے کام کی تکمیل کے لئے کس طرح اپنے رات دن بسر کئے ہیں اور اب یہ ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے۔ پس اس کے بارے میں سوچیں، غور کریں اور اپنی حالتوں کو بدلیں اور عہد کریں کہ ہم نے یہ ذمہ داری نبھانی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعا کریں گے، دعا میں اس بات کو بھی سامنے رکھیں کہ خدا تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور اپنے مفادات کے لئے ہر قوم جس تباہی کی طرف جا رہی ہے اس سے یہ لوگ بچ جائیں۔ دنیا کے حالات بہت خوفناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو دنیا کو اس تباہی سے بچا سکتا ہے اور اس کے لئے احمدیوں کو بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جماعت کی ترقی کے لئے بھی دعا کریں۔ جماعت کی ترقی بھی دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا یہ حق ادا کرنے والے ہوں۔ یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے جلسہ پر آئے ہوئے سب لوگوں کو اپنے اپنے گھروں میں لے جائے۔ خاص طور پر قادیان کے جلسے میں مختلف ممالک کے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے احمدی بھی ہیں جن کے لئے بہت زیادہ خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے لے جائے اور خیریت سے رکھے۔

عرب ممالک میں بھی ہمارے احمدی بعض جگہوں پر بڑی مشکلات میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔ افریقہ میں بھی جو ایبولا (Ebola) کی بیماری پھیلی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی دُور کرنے کے سامان پیدا فرمائے اور ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ مسلم ممالک کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیڈروں کو بھی عقل دے اور عوام الناس کو بھی۔ اللہ تعالیٰ اسلام کے نام پر ظلم کرنے والے ہر طبقے اور ہر گروہ کا خاتمہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نیا سال جو انشاء اللہ تین دن بعد چڑھنے والا ہے ہمارے لئے انتہائی خوشیوں اور برکتوں کا سال بن کر آئے۔ اب دعا کرلیں۔

[اس کے بعد حضور انور نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدی شامل ہوئے] (بشکریہ ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

124 واں جلسہ سالانہ قادیان
بتاریخ 26-27 اور 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا، انشاء اللہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 26۔27 اور 28 دسمبر 2015ء (بروز ہفتہ، اتوار، سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کی تاریخوں کی منظوری

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت جماعت احمدیہ بھارت کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات 2015 کی مندرجہ ذیل تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

- اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 15-14-13 اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات۔
- اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مورخہ 19-18-17 اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار، سوموار۔
- اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت وناصرات الاحمدیہ مورخہ 19-18-17 اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار، سوموار۔

تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران وممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

پتلا پور پٹنہ میں 15 روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

مورخہ 25 جنوری 2015 تا 8 فروری 2015 ضلع پٹنہ، گیا (بہار) کا پندرہ روزہ تربیتی کیمپ بمقام پتلا پور جو کہ گنگا ندی کے وسط میں واقع ہے منعقد ہوا۔ مورخہ 25 جنوری 2015 کو صبح 11 بجے خاکسار کی زیر صدارت افتتاحی پروگرام منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے اس کیمپ کے انعقاد کی غرض وغایت بیان کی۔ دُعا کے ساتھ کلاسز کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ روزانہ 65۔70 طلبا کی حاضری ہوتی تھی۔ باجماعت نمازوں اور دینی ماحول میں حضور پرنور کی دعاؤں کے نتیجہ میں کیمپ بہت کامیاب رہا۔ مورخہ 8 فروری 2015 کو صبح 11 بجے مکرم مولوی طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی زیر صدارت اختتامی پروگرام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی ظہیر الاسلام صاحب نے کی۔ اس موقعہ پر بچوں کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ آخر پر خاکسار نے قرآن مجید کی فضیلت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدر اجلاس نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ یہ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر مہمانان کرام میں جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج پٹنہ بہار)

تربیتی اجلاس

مورخہ 12 جنوری تا 17 جنوری 2015 جماعت احمدیہ وڈمان، ضلع محبوب نگر، صوبہ تلنگانہ میں سات روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا جس میں طلباء کو نماز سادہ، باترجمہ، چہل احادیث، دُعائیں اور قرآن کریم کی آخری پندرہ سورتیں یاد کروائی گئیں۔ نیز اسلام واحمدیت کی بنیادی تعلیم اور مسائل سمجھائے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (رفیق احمد پالاکرتی، جماعت احمدیہ وڈمان محبوب نگر)

درخواست دُعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ شمائلہ نثار کا نکاح مکرم منیر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم خلیل احمد بھٹی صاحب کے ساتھ مبلغ دو لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ نے خاکسار کے گھر دہری ریلوٹ میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔
(نثار احمد ساجد، انسپکٹر وقف جدید مال)

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

اپنوں کے غلط عمل نے غیر مسلموں کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی غلط تصویر دکھائی ہے جس سے مخالفین اسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر انگلی اٹھانے کا موقع ملا ہے۔ اس صورتحال میں احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ ہر جگہ، ہر حلقے اور ہر طبقے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پرچار کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ دنیا کو دکھائیں۔

یہ دَور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق احمد کا جمالی دَور ہے۔ اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اللہ تعالیٰ نے احمد بنا کر بھیجا ہے اس نے ہی اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرنا ہے۔

ہم اس زمانے میں مسیح موعود کی وہ جماعت ہیں جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ پس ہمیں اس حقیقی تزکیۂ نفس کی ضرورت ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ سے بھی ملا دے اور اس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والا بنا دے۔

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش کے 91ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر

08 فروری 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی ذرائع سے براہ راست اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ یہ جلسہ کیا ہے؟ یقیناً مقررین نے اور شاید افتتاح کرنے والے نے آپ کو بتایا ہوگا۔ بلکہ ہر سال ہی بتایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسوں کے انعقاد کا مقصد کوئی دنیاوی مقصد نہیں تھا بلکہ اپنی جماعت کے افراد کے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنا مقصد تھا۔ انہیں اس بات کی تربیت دینا تھا کہ خدا تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی طرف ایک حقیقی مومن بن کر کوشش کرو اور توجہ دو۔ افرادِ جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلانا اور پھر وہ معیار حاصل کرنا تھا جن سے ہم اپنے بھائیوں کے حق بہترین رنگ میں ادا کر سکیں۔ اپنی علمی اور عملی اور روحانی تربیت کر کے انسانیت کو خدائے واحد کے دَر پر لانے کی اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنا تھا۔ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیع تر رحمت کے مقام سے دنیا کو آشنا کروا کر آپ ﷺ کی غلامی میں دنیا کو لانے کی منصوبہ بندی کرنا تھا۔ مجھے امید ہے کہ ان باتوں کو آپ نے جلسہ کے دنوں میں سیکھا ہوگا اور اس پر بھرپور رنگ میں عمل کر کے جہاں اپنی زندگیاں آپ سنواریں گے وہاں اپنے ماحول کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کریں گے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے بھی اور غیر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو نہیں سمجھتے۔ اپنوں کے غلط عمل نے غیر مسلموں کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی غلط تصویر دکھائی ہے جس سے مخالفین اسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر انگلی اٹھانے کا موقع ملا ہے بلکہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بیہودگی کی انتہا تک بڑھ جانے کا موقع ملا ہے۔ اس صورتحال میں احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ ہر جگہ، ہر حلقے اور ہر طبقے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پرچار کریں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ دنیا کو دکھائیں۔ دنیا کو بتائیں کہ ہمارا آقا تو رحمۃٌ للعالمین تھا۔ وہ تو دنیا کو وہ تعلیم دینے آیا تھا جس نے مُردوں کو زندہ کرنا تھا، نہ کہ زندوں کی بلاوجہ گردنیں اڑانا۔ وہ تو اس خدا کی طرف سے آخری اور کامل شریعت لے کر آیا تھا جو ہر وقت ہمیں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے جلووں کو دکھاتی ہے۔ وہ تو ہمیں اس خدا کا پتا دینے آیا تھا جس نے قرآن کریم میں اعلان کیا کہ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف: 157) یعنی اور میری رحمت وہ ہے جو ہر چیز پر جاری ہے۔ جو رحمان اور رحیم خدا ہے۔ پس ہر احمدی یہ اعلان کرے، دنیا کو بتائے کہ اے اسلام کو غلط رنگ میں پیش کرنے والو! اور دنیا کو یہ تاثر دینے والو کہ اسلام شدّت پسندی کی تعلیم دیتا ہے اور اے اسلام کے خلاف غلط تاثر قائم کرنے والو کہ اسلام شدت پسندی کا مذہب ہے۔ آؤ ہم تمہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم کا حُسن دکھائیں۔ آؤ ہم تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انسانیت کے درد میں فنا ہونے کے نظارے دکھائیں۔ یہ کام آج صرف احمدی ہی کر سکتا ہے۔ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو مانا ہے، جس نے اسلام کی تعلیم کی حقیقت زمانے کے امام سے سیکھی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی پیرو اور آپ کے دست راست بننے کے لئے جو کچھ جلسے کے دنوں میں سیکھا ہے اس کو بھی جذب کر کے اپنے عمل میں ڈھالیں اور پھر مستقل اپنے علم و عمل کی استعدادوں کو بڑھاتے بھی رہیں۔ اپنی اس خوش قسمتی پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق دی اس کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے احمدی ہونے کے مقصد کو پہچانیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کا نام اس لئے احمدی رکھا کہ یہ دَور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمدؐ کے اظہار کا دَور ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 208۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس زمانے میں مذہبی جنگیں اسلام پر ٹھونسی نہیں جا رہیں۔ اس لئے اس دَور میں احمدؐ کے نام کا جلوہ ہونا ضروری ہے۔ تلوار کے جہاد کی اسلام نے اس وقت اجازت دی جب اسلام کو ختم کرنے کے لئے تلوار اٹھائی گئی۔ یہ موجودہ دَور اس جہاد کا دَور ہے جس میں میڈیا کو استعمال کر کے ہم نے اسلام کی خوبصورتی اور حسن سے دنیا کو آگاہ کرنا ہے۔ کیونکہ یہی وہ ہتھیار ہے جو اسلام کے خلاف آجکل استعمال ہو رہا ہے۔

پس نہ کوئی دہشتگرد تنظیم اس زمانے میں اسلام کی خدمت کا حق ادا کر سکتی ہے، نہ ہی کوئی مسلمان حکومت اس سوچ کے ساتھ میدان میں آ کر کامیاب ہو سکتی ہے کہ ہم نے زبردستی اسلام لاگو کرنا ہے۔ پس یہ دَور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق احمد کا جمالی دَور ہے۔ اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اللہ تعالیٰ نے احمد بنا کر بھیجا ہے اس نے ہی اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرنا ہے۔ پس اپنی اس خوش قسمتی سے زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق اور غلام صادق سے جوڑ دیا ہے اور اس کا فیض اس وقت اٹھا سکتے ہیں جب ہم اپنی زندگیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کے مطابق ڈھالنے کی اور بسر کرنے کی کوشش کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں حقیقی احمدی مسلمان بنانے کے لئے بیشمار نصائح فرمائی ہیں جن پر عمل جہاں ہماری زندگیوں میں پاک تبدیلی لانے کا باعث ہوگا وہاں دنیا میں انقلاب لانے کا بھی موجب بنے گا۔ دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیم بتانے کا باعث بنے گا۔ آپ نے اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا:

’’خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا (الشمس: 10-11) جس کا مطلب یہ ہے کہ نجات پا گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا اور خائب و خاسر ہو گیا وہ شخص جو اس سے محروم رہا۔ اس لئے اب تم لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ تزکیہ نفس کس کو کہا جاتا ہے۔ سو یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے۔ اور‘‘ (اس تیاری کی شرط آپ نے یہ بتائی کہ) ’’جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے۔ اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 73-72۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ بہت سے ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے نہیں بنتے جس طرح بننا چاہئے اور نہ ہی مخلوق کے حق ادا کرتے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 10 صفحہ 73۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ہم جائزہ لیں تو صاف پتا چل جاتا ہے کہ یہ بالکل حق ہے۔ جہاں کسی کا ذاتی مفاد آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ

کے حقوق کو بھی پیچھے چھوڑ دیتا ہے اور بندوں کے حقوق بھی پیچھے چلے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ:

''بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں۔ اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا ہے۔'' آپ نے فرمایا ''کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 73۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر نہ صرف اپنی اصلاح کا عہد کیا ہے بلکہ دنیا کی بھی اصلاح کرنے اور اسے اسلام کی حقیقی تعلیم پہنچانے کا عہد کیا ہے۔ اگر ہم اپنے عملوں کو تعلیم کے مطابق نہیں ڈھالیں گے، اگر اپنا تزکیہ نہیں کریں گے تو دنیا کو کیا دے سکتے ہیں۔ ہم اپنے عہد تو پورے نہیں کر رہے تو دوسروں کو کس منہ سے کہیں گے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرو۔ اگر ہمارے دل کینوں اور بغضوں سے بھرے ہوں گے تو ہمارے کام میں برکت کس طرح پڑے گی۔ پس ہر احمدی چاہے وہ عہدیدار ہے یا ایک فرد جماعت ہے آپس میں بھائی چارے اور محبت کو بڑھائے۔ ہم نہ کوئی سیاسی جماعت ہیں نہ کسی دنیاوی عزت و حکومت کو حاصل کرنا ہمارے مقاصد ہیں۔ دنیاداروں کی طرح ہم نہیں کہ وقت آنے پر دوسروں کو جھک کر سلام بھی کر لیں اور اس کا جھوٹا عزت و احترام بھی کر لیں اور جب وقت گزر جائے تو ہم تمام اخلاق کو بھول جائیں۔ ہم اس زمانے میں مسیح موعود کی وہ جماعت ہیں جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ پس ہمیں اس حقیقی تزکیۂ نفس کی ضرورت ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ سے بھی ملا دے اور اس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والا بنا دے۔ اگر یہ نہیں تو پھر ہم اپنے وعدے اور عہد میں جھوٹے ہوں گے۔ دنیا کا اصلاح کرنے کا ہمارا دعویٰ جھوٹا ہوگا اور اس طرح ہم دنیاداروں کی مخالفتوں کا بھی نشانہ بن رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لے رہے ہوں گے۔

پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اس معیار کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اور اس معیار کے بارے میں ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جماعت بنائی تھی ان میں سے ہر ایک زکی نفس تھا اور ہر ایک نے اپنی جان کو دین پر قربان کر دیا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو منافقانہ زندگی رکھتا ہو۔ سب کے سب حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے تھے۔ سو یاد رکھو اس جماعت کو بھی خدا تعالیٰ انہیں کے نمونے پر چلانا چاہتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 74۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ: ''ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے ......'' آپ نے فرمایا کہ ''جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر بُرا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ بُرے نمونے سے اَوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 137۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ بات ہر احمدی کو سامنے رکھنی چاہئے جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا کو ہم نے اسلام کی حقیقت سے آشکار کرنا ہے۔ اس زمانے میں جبکہ بعض مسلمان گروہوں کے عمل سے دنیا اسلام کو تضحیک کا نشانہ بنا رہی ہے۔ اسلام کے خلاف جگہ جگہ پریس اور میڈیا بیہودہ باتیں اڑا رہا ہے۔ ہم نے مسیح محمدی کے نمائندے کے طور پر پیار اور محبت کے پیغام کو پھیلا کر اسلام کے خلاف بولنے والوں کے منہ بند کرنے ہیں۔ اپنے ہم وطنوں کو بھی بتائیں کہ اگر تم اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو نفرتوں کے بجائے ایک دوسرے سے محبت کے پیغام پھیلاؤ۔ نہ صرف پیغام کو پھیلاؤ بلکہ ایک دوسرے سے محبت کا عملی اظہار کرو۔

گزشتہ دنوں بلکہ کئی دنوں سے آپ کے ہاں بسوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ایک جگہ حملہ ہوا اور کئی لوگوں کو بلاوجہ قتل کر دیا، شہید کر دیا گیا۔ یہ ظلم آجکل وہاں کئی جگہ ہو رہے ہیں اور اپنے ہم وطنوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ یہ کون سا اسلام ہے اور اپنے حقوق لینے کا یہ کون سا طریق ہے؟ پس یہ اپنے حقوق لینے کا بالکل غلط طریق ہے جس کی اسلام سختی سے مناہی کرتا ہے۔ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ مسلمان تو وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے امن پسند انسان محفوظ رہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ حدیث نمبر 10)

بلکہ ایک جگہ مزید کھولا کہ تمام انسان محفوظ رہیں۔

(سنن النسائی کتاب الایمان وشرائعہ باب صفۃ المؤمن حدیث نمبر 4995)

لیکن اس کے برعکس دوسرے انسان تو ایک طرف رہے مسلمان ہی مسلمان کو قتل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ پس بسوں پر حملے یا کسی بھی قسم کے حملے کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ آج ہر احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے ہم قوموں کو اس ظلم اور بربریت سے روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ اور یہ وہ طریق ہے جس سے آپ اپنے ہم قوموں کا حق بھی ادا کر رہے ہوں گے اور حقیقی رنگ میں اسلام کی تعلیم پھیلانے اور غیر مسلموں کے دماغوں سے اسلام کے خلاف غلط باتوں کو نکالنے کا بھی حق ادا کر رہے ہوں گے۔ یہ تو ایک طریق ہے اور ایک قسم کا حق ہے جو آپ نے دوسروں کا ادا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بیشمار اور حقوق ہیں جو ایک حقیقی مسلمان کے ذمہ ہیں اور جن کا ادا کرنا ایک مسلمان پر فرض ہے اور سب سے بڑھ کر احمدی مسلمان پر فرض ہے کہ اس نے زمانے کے امام کو مان کر یہ عہد کیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کروں گا۔ پس ان حقوق کی تلاش کر کے انہیں ادا کرنے کی کوشش کریں کہ جب آپ یہ حقوق ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا قرب بھی پائیں گے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔

ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے۔'' آپ نے فرمایا کہ ''میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے'' دشمن کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے۔'' پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افتراء کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا۔ اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔''

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''مَیں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں......'' پس تمام ذاتی دشمنیوں کو بھلا دو۔ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

''یہ امور ہیں جو تزکیہ نفس سے متعلق ہیں۔ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا کے لئے لڑتے تھے۔ آخر حضرت علیؓ نے اس کو اپنے نیچے گرا لیا اور اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے۔ اس نے جھٹ حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اس کی چھاتی پر سے اتر آئے اور اسے چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ اب تک تو میں محض خدا تعالیٰ کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تو نے میرے منہ پر تھوک دیا ہے تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔ ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی؟''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 105-104 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہماری اگر کوئی دشمنی یا مخالفت ہے تو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہئے، نہ کہ کسی ذات کی وجہ سے اور نہ کسی سیاسی مقاصد کی وجہ سے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم سب حقوق العباد کی ادائیگی کے ان معیاروں کو حاصل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کو بھی حاصل کرنے والے ہوں اور دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اور اسی بات کی اس وقت دنیا کو ضرورت ہے اور اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور اپنے فضل سے ہمیں آپ کے پیغام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ دنیا میں حقیقی امن اُس وقت قائم ہو سکتا ہے جب خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دونوں قسم کے حقوق ادا کئے جائیں۔ اس کے بغیر دنیا میں امن کی کوئی ضمانت نہیں۔ ہمیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا حوصلہ اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا اور یہی حوصلہ ہے جو ہمیں ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا۔ اور یہی حوصلہ ہے جو ہمیں بندوں کے حقوق ادا کرنے والا بنائے گا۔ اور یہی حوصلہ ہے جو ہمیں دنیا میں امن قائم کرنے والا بنائے گا۔ اور یہی حوصلہ ہے جس سے دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے، ورنہ دنیا میں امن کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والا بنائے۔ یہ جلسہ آپ لوگوں کی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا ہو۔

اب ہم دعا کریں گے۔ جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں اپنے ملک کے لئے بھی دعا کریں۔ خدا تعالیٰ اسے ہر قسم کے فتنہ و فساد سے بچائے۔ جیسا کہ میں نے کہا آجکل آپ بھی ان فتنوں اور فسادوں میں بہت زیادہ مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لیڈروں اور مفاد پرست عناصر کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔ مسلمان اُمّہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے بھی عقل دے اور بہت سے مسلمان ممالک میں جو فساد برپا ہے اللہ تعالیٰ اسے ختم فرمائے۔ دنیا کے عمومی امن کے لئے بھی بہت دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے اس خوفناک تباہی سے بچائے جس کی طرف یہ بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے گھروں میں خیریت سے لے کر جائے اور ہمیشہ اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور ملک کی ترقی میں آپ ہمیشہ مثبت کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔

☆☆ دعا ☆☆ (بشکریہ ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ 11 جنوری 2015 کو احمدیہ مسجد وڈمان میں صدر جماعت احمدیہ وڈمان کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ جلسہ کے پروگراموں کا آغاز با جماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس دیا۔ بعدہ مسجد میں ہی احباب جماعت نے اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی۔ اس موقعہ پر مسجد اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں وقار عمل کیا گیا بعد نماز مغرب وعشا جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم زبیر احمد صاحب نے کی۔ مکرم رحیم احمد صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار، مکرم مولوی شریف خان صاحب، مکرم مولوی انیج ناصر الدین صاحب اور محترم صدر اجلاس نے آنحضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ دُعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد تمام مہمانوں کے طعام کا بھی اہتمام تھا۔

❁۔ جماعت احمدیہ جڑ چرلہ میں مورخہ 8 فروری 2015 کو لجنہ اماء اللہ جڑ چرلہ کی جانب سے جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترمہ خواجہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ جڑ چرلہ نے کی۔ تلاوت قرآن مجید، حدیث نبوی اور حمد و نعت کے بعد صدر لجنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (فرحت الطاف۔ جنرل سکریٹری جڑ چرلہ)

❁۔ جماعت احمدیہ دیودرگ میں مورخہ 18 جنوری 2015 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم فہیم احمد انور صاحب امیر ضلع رائچور نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محبوب احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم ارادت احمد فرید صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی بعد ازاں مکرم سعادت احمد مستقیم صاحب، مکرم وسیم احمد انور صاحب، مکرم حسین صاحب اور مکرم دیونا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ دوران جلسہ عزیزہ امۃ المتین اور مکرم جاوید احمد صاحب نے نظمیں پیش کیں۔ آخر پر خاکسار نے آنحضورؐ کے پاکیزہ اسوہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(طاہر احمد۔ مبلغ انچارج ضلع رائچور، کرناٹک)

جماعت احمدیہ گوڑی بال، دیودرگ، کرناٹک میں مورخہ 23 جنوری 2015 کو جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم علیم اللہ خان صاحب نے کی۔ نظم خاکسار داول احمد نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم سبحان صاحب، مکرم خورشید صاحب اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (داول احمد۔ معلم سلسلہ گوڑی بال)

❁۔ جماعت احمدیہ کربنٹال بیجاپور میں مورخہ 20 جنوری 2015 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم سمیر احمد نے کی۔ نظم عزیزم پیر احمد نے پڑھی۔ بعد ازاں آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت اور نماز کی اہمیت و برکات کے موضوع پر صدر جماعت کربنٹال اور قائد صاحب نے تقریر کی۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کی ترقی اور امام وقت کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ مشتاق احمد۔ معلم سلسلہ کربنٹال)

جماعت احمدیہ ''کچ کنور'' کرناٹک میں مورخہ 8 جنوری 2015 کو جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اخلاق کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (کرامت احمد خان۔ معلم سلسلہ)

❁۔ جماعت احمدیہ کاٹرا پلی میں مورخہ 21 جنوری کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت امیر ضلع ورنگل نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر تقریر کی۔ اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(وزیر احمد۔ معلم سلسلہ قاضی پیٹھ ورنگل)

❁۔ جماعت احمدیہ وینکٹا پور ورنگل میں مورخہ 25 جنوری 2015 کو مکرم عبد القادر صاحب صدر جماعت وینکٹا پور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم محمد محسن نے کی۔ نظم عزیزم محمد ریاض احمد نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم محمد یعقوب علی نیاز صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(فقیر احمد۔ معلم سلسلہ)

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

قادیان دارالامان میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام بوقت صبح ساڑھے نو بجے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد ہوا، جس کی صدارت مکرم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے کی۔ اسٹیج سکریٹری کے فرائض مکرم مولوی مبشر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ قادیان نے ادا کئے۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے وجد آفریں ارشادات پڑھ کر سنائے۔

تلاوت قرآن کریم مکرم سید شاہد احمد عامل صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ نے سورۃ الجمعہ کی ابتدائی چند آیات کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ بھی سنایا۔ مکرم مولوی رضوان احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام ''مناجات اور تبلیغ حق'' میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس جلسہ میں دو تقاریر رکھی گئی تھیں۔ پہلی تقریر مکرم مولوی منصور احمد مسرور صاحب ایڈیٹر اخبار ہفت روزہ بدر قادیان نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت پر مشتمل دلوں کو گرما دینے والے ایمان افروز واقعات سنائے۔ مکرم مولوی رضوان احمد صاحب ناصر استاد جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ منظوم کلام ''یار مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ دوسری تقریر مکرم مولوی مظفر احمد خان ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ''قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب ومقام'' کے موضوع پر کی۔ جلسہ کے آخر پر صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک پاک جماعت کا قیام اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات اور نصائح بیان کیں۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مثمر بثمرات حسنہ نتائج ظاہر فرمائے اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ نصائح پر عمل کرنے کی کماحقہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین (تنویر احمد ناصر۔ نائب ایڈیٹر بدر قادیان)

جماعت احمدیہ بنگلور کی مساعی

مورخہ 25 جنوری 2015 کو لجنہ اماء اللہ بنگلور کی جانب سے ایک پکنک پروگرام میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔ جس میں آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ اس موقعہ پر وقف نو و دیگر بچوں کی محفل سوال وجواب بھی منعقد کی گئی۔

مورخہ 26 جنوری 2015ء کو جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے Kidwai Memorial Institute of Oncology ہسپتال میں ایک پیس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ ٹھیک نو بجے سیکرٹری دعوت الی اللہ، سیکرٹری امور عامہ و خارجہ، سیکرٹری جائیداد، قائد مجلس خدام الاحمدیہ، ڈاکٹر سید اخلاق جواز صاحب، خاکسار و دیگر خدام پر مشتمل وفد ہسپتال پہنچا۔ جہاں ہسپتال کے ڈائریکٹر اور ڈاکٹر اپا جی Hod اور دیگر سینئر ڈاکٹر صاحبان موجود تھے۔ کانفرنس ہال میں کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مکرم اشرف احمد خان صاحب نے قرآن کریم کی کچھ آیات کا انگلش ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم بشارت احمد اُستاد صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ بعدہٗ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور، مکرم ایم بی ناصر صاحب، ڈاکٹر سید اخلاق احمد جواز صاحب اور خاکسار نے آنحضورؐ کی قیام امن کے متعلق خوبصورت تعلیمات بیان کیں۔ محترم امیر صاحب نے دُعا کروائی۔ جس میں ڈاکٹر صاحبان بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے چار سال سے چودہ سال تک کے کینسر سے متاثر بچوں کو مٹھائی کھلونے، پین کاپیاں وغیرہ تقسیم کی گئیں۔ اور ڈاکٹر صاحبان کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔

مورخہ 26 جنوری 2015ء کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور نے کی۔ مکرم اشرف خان صاحب نے تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کی۔ عزیزم عدیل احمد ارسلان نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم بشارت احمد استاد صاحب نے جلسے کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج صرف اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے۔ جلسے کی پہلی تقریر مکرم میر عبد الحمید صاحب شاہد نے ''آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی بیعت کے واقعات'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب نے ''اسلام اور امن عالم'' کے موضوع پر کی۔ دوران جلسہ عزیز سید سالک مجید صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر پر خاکسار نے ''آنحضرت ﷺ کے ذریعہ زندہ خدا کے زندہ نشانات کا ظہور'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج بنگلور کرناٹک)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 4 مارچ 2015ء بروز بدھ قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم جاوید جمشید رانا صاحب (ابن مکرم رانا جاوید احمد صاحب مرحوم۔ لیوشم)

27 فروری 2015ء کو 29 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گذشتہ بارہ سال سے جگر کے کینسر میں مبتلاء تھے۔ مرحوم کو دس سال قبل ان کے ڈاکٹرز نے بتادیا تھا کہ آپ کی عمر زیادہ سے زیادہ دس سال باقی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ پر فضل فرمایا اور آپ نے بارہ سال تک بیماری کا مقابلہ کیا۔ مرحوم بہت نیک، صابر، شاکر اور متوکل نوجوان تھے۔ لواحقین میں والدہ اور ایک ہمشیرہ سوگوار ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ نذیر احمد شفیع صاحب۔ لاہور)

14 نومبر 2014ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ شادی کے بعد اپنے خاوند کے ہمراہ افریقہ چلی گئیں۔ جہاں اپنے قیام کے دوران بہت سے بچے بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ بہت مہمان نواز، چندوں میں باقاعدہ اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

2۔ مکرم چوہدری محمود انور بھلی صاحب (آف 98 شمالی سرگودھا)

21 نومبر 2014ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک صاحب علم، صائب الرائے، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، ضرورت مندوں کی بلا تفریق امداد کرنے والے، غریب پرور، مخلص اور نافع الناس وجود تھے۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

3۔ مکرم شیخ عبدالرشید ظفر صاحب (آف گلستان کالونی فیصل آباد)

28 نومبر 2014ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 20 سال بحیثیت نگران حلقہ گلستان کالونی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، خاموش طبع، چندہ جات میں باقاعدہ ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہری محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔

4۔ مکرم عبدالماجد خان صاحب (سابق امیر ضلع ڈیرہ غازی خان)

18 دسمبر 2014 کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم مولانا عبدالواحد خان صاحب معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ کے بیٹے تھے۔ آپ کو قائد خدام الاحمدیہ، صدر جماعت اور امیر ضلع ڈیرہ غازی خان کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ پیشہ کے اعتبار سے ٹیچر تھے۔ دعوت الی اللہ کرنے کی وجہ سے اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ نہایت بااصول اور باکمال انسان تھے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ ایم ٹی اے کی سرائیکی نشریات میں کامیاب مذاکرے کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کا خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔

5۔ مکرم مختار احمد حید ر صاحب (آف جھنگ صدر)

یکم فروری 2015 کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور 9 سال زعیم انصار اللہ، سیکرٹری مال، ضیافت، سمعی بصری نیز قائمقام ناظم انصار اللہ ضلع جھنگ اور 35 سال سیکرٹری تحریک جدید شہر و ضلع خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ جماعتی اموال کو خرچ کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، بے حد مہمان نواز، صلہ رحمی کرنے والے اور ہر ایک کے دکھ سکھ میں شامل ہونے والے بڑے نیک، مخلص اور امین انسان تھے۔ واقفین زندگی اور مربیان کا خاص احترام کرتے اور ان کو ہر ممکن تعاون مہیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

6۔ مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک مجید احمد صاحب۔ کراچی)

7 فروری 2015 کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت محمد شفیع صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بہت سے بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

7۔ مکرم عبدالقیوم صاحب (ابن مکرم عبدالمجید صاحب مرحوم۔ لاہور)

13 فروری 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ عبدالحمید شملوی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب شہید لاہور کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کو 1984ء میں کلمہ کیس میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ بوقت وفات آپ اپنے حلقہ کے نائب صدر اور جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے انتہائی ملنسار اور نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری عقیدت اور وفا کا تعلق تھا نیز اپنے بچوں کو بھی خلافت سے وابستگی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

8۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب مرحوم ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ)

14 فروری 2015ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو عہدیداران اور مرکزی مہمانوں کی خدمت کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

9۔ مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محب الرحمن صاحب مرحوم۔ چک 88 ج ب۔ فیصل آباد)

14 فروری 2015ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جماعت کے لئے بہت غیرت رکھنے والی، عبادت گزار، تہجد کی پابند، غریب پرور، ہمدرد اور ہر کسی کے کام آنے والی، صابرہ وشاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت ترسیل کتب کی تائی تھیں۔

10۔ مکرم مختار احمد گوندل صاحب (ابن مکرم حضرت چوہدری غلام محمد گوندل صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرگودھا)

19 فروری 2015 کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جماعتی ذمہ داریاں نہایت بشاشت سے ادا کیا کرتے تھے۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، بہت مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم افتخار احمد گوندل صاحب مبلغ سلسلہ سیرالیون میں خدمات بجا لارہے ہیں۔

11۔ مکرمہ شمیم مسرت صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا محمد رشید صاحب مرحوم آف گوجرہ)

21 فروری 2015ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم سارچوری صاحب مرحوم کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ آپ تہجد گزار، دعا گو، شفیق، صابرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مرزا انوار الحق صاحب (مبلغ سلسلہ) بینن میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

12۔ مکرم ماسٹر بشیر احمد لودھی صاحب (آف کچی پمپ والی۔ گوجرانوالہ)

13 فروری 2015ء کو 71 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 27 جولائی 2014 کو پیش آنے والے سانحہ گوجرانوالہ کے متاثرین میں سے تھے۔ آپ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے، دُعا گو، انتہائی ملنسار، خوش مزاج، صلہ رحمی کرنے والے، پرجوش داعی الی اللہ، بیشمار خوبیوں کے مالک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت کا تعلق تھا۔ جماعتی علم کلام کا بہت شوق سے مطالعہ کرتے نیز مربیان سلسلہ سے احترام اور محبت کا سلوک کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی تاکید

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: معاذ خدا تعالیٰ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں، تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی سے تیری عبادت بجالاؤں۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ۔ باب فی الاستغفار)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اقوال

سچائی عزت ہے، جھوٹ پستی ہے، راز امانت ہے، حق ہمسائیگی قرابت ہے، امداد دوستی ہے، عمل تجربہ ہے، حسن خلق عبادت ہے، خاموشی زینت ہے، بخل غربت ہے، سخاوت دولت مندی ہے اور نرمی عقل مندی ہے۔

(تاریخ الیعقوبی جلد 2 صفحہ 246۔ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر دار صادر۔ بیروت)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز سونگڑہ اُڈیشہ

تیسری عالمی جنگ سے بچنے کے لئے عدل وانصاف ناگزیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہندوستان کی مشہور سماجی شخصیت سندھوتائی سپکال پونا، مہاراشٹر کو 12 واں عالمی احمدیہ مسلم امن ایوارڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے جماعت احمدیہ یوکے کی طرف سے منعقد کئے گئے 12ویں نیشنل پیس سمپوزیم کو خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں آپ نے فرمایا کہ بنیاد پرستی دنیا کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسلم وغیر مسلم دنیا میں جو انتہائی شدّت سے اختلافات نمایاں طور پر نظر آرہے ہیں اس کی بنیاد مذہب نہیں ہے بلکہ اقتدار کے حصول کے لئے بڑھی ہوئی خواہشات، اثر ورسوخ اور دولت کی بھوک ہے۔ حضور انور نے نام نہاد اسلامی تشدّد پرست گروپوں جیسے آئی ایس آئی، بوکوحرام وغیرہ کی پرزور مذمت کی۔

یہ تقریب مسجد بیت الفتوح لندن میں منعقد کی گئی جس میں 1000 سے زائد شرکاء شامل ہوئے۔ ان میں 600 سے زائد غیر مسلم اور مسلم معززین تھے۔ جن میں مختلف ممالک کے سفراء، وزراء، ممبر آف پارلیمنٹ شامل تھے۔ اس تقریب میں اقوام متحدہ کے مذہبی آزادی و اعتقاد کے پروفیسر Heiner Bielefeldt بھی بطور خصوصی مہمان شامل ہوئے۔ اس سال کے پیس سمپوزیم کا موضوع ''مذہبی آزادی اور امن'' تھا۔

اس تقریب کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کی مشہور سماجی شخصیت محترمہ سندھوتائی سپکال صاحبہ آف پونا مہاراشٹر کو آپ کی انسانی خدمات کے عوض 12ویں احمدیہ مسلم عالمی امن ایوارڈ سے نوازا۔ محترمہ سندھوتائی صاحبہ نے 1400 سے زائد یتیم بچوں کی پرورش، تعلیم وتربیت، اور شادی وغیرہ کا انتظام کیا ہے اور انہیں سہارا دیا ہے۔ اس وجہ سے محترمہ سندھوتائی سپکال صاحبہ کا لقب '' Mother of Orphans یعنی یتیموں کی والدہ بھی ہے۔

سیدنا حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ نومبر 2014ء کو میں نے اپنے خطاب میں دنیا کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ جو بھی تشدّد پرست طاقتیں اور گروپ ہیں، دنیا کو چاہیے کہ آپس میں مل کر ایسی تمام طاقتوں کی فنڈنگ کو روکا جائے، جس سے اُن کی کمر ٹوٹ جائے۔ اس اعلان کے بعد دنیا کی توجہ اس طرف ہوئی ہے اور کسی قدر اُن کی حرکات میں کمی آئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ فروری 2015ء میں اقوام متحدہ میں تشدّد پسند گروپوں کی مالی مدد کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے، اگر اس ریزیولیشن کو صحیح طور پورا گو کیا جائے تو isis جیسے خطرناک تشدد پرست گروپ کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔

اپنے اس خطاب کے دوران حضور انور نے جنوری 2015 میں پیرس میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ کی سخت مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسی گھناؤنی حرکت اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ سیدنا حضور انور نے اس حملہ کے موقعہ پر امریکی صدر براک اوبامہ اور پوپ صاحب کے بیان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ پوپ صاحب نے فرمایا تھا کے لوگوں کو چاہیے کہ کسی کے مذہبی جذبات کو انگیخت نہ کریں اور کسی کے مذہب کی تضحیک نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت دنیا بہت بڑے عالمی مسائل کا سامنا کر رہی ہے۔ جیسے عالمی مالی بحران، یوکرین پر اقتدار کی کشمکش وغیرہ۔ لیکن صرف نام نہاد اسلامی دہشت گردی کے متعلق دنیا میں زیادہ بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام کا ان معاملات میں نام لینا درست نہیں ہے۔ حضور انور نے ان مسائل کے حل کے تعلق سے فرمایا کہ موجودہ صورت حال کو پہچانیں اور وقت کی ضرورت کو سمجھیں اور ہمیں قبول کرنا ہوگا کہ دنیا میں امن وانصاف، عدل، دیانت داری اور خودداری کی مضبوط بنیادوں پر ہی قائم ہوسکتا ہے۔ جب تک عدل وانصاف قائم نہیں ہوتا، دنیا میں امن قائم کرنا ممکن نہیں ہے۔

اس موقعہ پر متعدد ممبران پارلیمنٹ اور مختلف معزز ہستیاں نیز لارڈ طارق احمد ومبلڈن منسٹر آف کمیونٹی برطانیہ بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر لارڈ طارق احمد ومبلڈن نے ڈیوڈ کیمرون صدر برطانیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جسٹن گرینگ سیکریٹری آف سٹیٹ انٹرنیشل ڈولپمنٹ برطانیہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسائل سے گھری اس دنیا میں مرزا مسرور احمد صاحب امن عالم کے قیام کے لئے نمایاں کردار ادا کرنے والی ہستی کے طور پر نظر آتے ہیں۔ اس موقعہ پر محترمہ سندھوتائی سپ کال صاحبہ نے اپنے حالات کے بارے میں حاضرین کو بتایا اور احمدیہ مسلم جماعت کا عالمی امن ایوارڈ دیئے جانے پر شکریہ ادا کیا۔

(سیکریٹری پریس کمیٹی دفاع اسلام)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمارے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association, USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

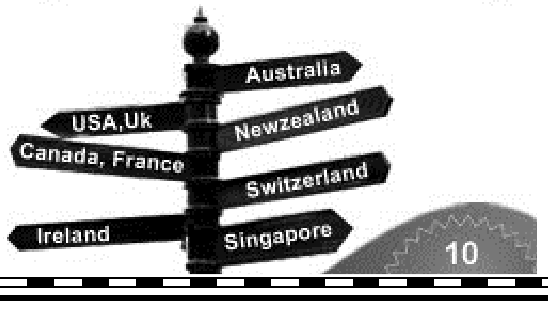

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7222 میں جی احمد سلیمان ولد مکرم غلام محمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ظفر　　العبد: جی احمد سلیمان　　گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر 7223 میں مشہود احمد ولد مکرم محمد عبد الوسیم صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان مستقل پتہ فلک نما حیدرآباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرحت احمد ملکانہ　　العبد: مشہود احمد　　گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر:7224 میں اشفاق مجید لون ولد مکرم عبد المجید لون صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان، مستقل پتہ ناصر آباد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اپریل 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد بٹ　　العبد: اشفاق مجید لون　　گواہ: مصباح الدین نیّر

مسل نمبر:7225 میں بشیر الدین قادر ولد مکرم غلام احمد قادر صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان مستقل پتہ کوٹلی کالابن ضلع راجوری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وحید احمد　　العبد: بشیر الدین قادر　　گواہ: فاروق احمد شیخ

مسل نمبر:7226 میں لئیق احمد صدیقی ولد محمد رئیس صدیقی قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان مستقل پتہ چمن گنج کانپور یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخی یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ظفر　　العبد: لئیق احمد صدیقی　　گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر:7227 میں دولت خان ولد سکندر خان قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 27/10/14 ساکنبورڈنگ جامعہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان مستقل پتہ عزیزہ پورہ گھمٹ باڑی دھولپور راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ظفر　　العبد: دولت خان　　گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر:7228 میں وقار سلیم ولد سلیم احمد خان قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان مستقہل پتہ اندورہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عامر شریف خان　　العبد: وقار سلیم　　گواہ: فرحت احمد ملکانہ

مسل نمبر:7229 میں محمد فضل احمد ولد محمد سعید احمد قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان مستقل پتہ سنتوش نگر سعید آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر الدین　　العبد: محمد فضل احمد　　گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر:7230 میں شیخ صلاح الدین ولد مکرم شیخ الیاس صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان مستقل پتہ کرڈاپلی اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نور الدین خان　　العبد: شیخ صلاح الدین　　گواہ: محمد نصیر الحق

مسل نمبر 7231 میں داؤد خان ولد مکرم عبد الستار خان صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان ڈاکخانہ مستقل پتہ امیٹھ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مظفر احمد ظفر　　العبد: داؤد خان　　گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر 7232 میں عابدہ بیوی زوجہ عبد الجلیل قوم احمدی مسلمان عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن مالابار ہاؤس کروناگاپلی کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 اگست 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ (1) زمین 17.5 سینٹ چیروکرا میں کل قیمت 35 لاکھ روپے۔ (2) کروناگالی میں 98.80 سینٹ زمین کل قیمت ایک کروڑ ستانوے لاکھ ساٹھ ہزار روپے۔ (3) کوپراپورا میں 31.5 سینٹ زمین کل قیمت 13 لاکھ 38 ہزار 750 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ادینہ ریاض　　العبد: عابدہ بیوی　　گواہ: ریاض الدین ایس

مسل نمبر:7233 میں مونسی رحمن زوجہ رحمان شکیر قوم احمدی مسلمان عمر 39 سال تاریخ بیعت یکم اکتوبر 1997 ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 فروری 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 120 گرام سونے کے زیورات قیمت اندازاً تین لاکھ روپے۔ بیس سینٹ زمین مع مکان قیمت 2 کروڑ روپے۔ دو ایکڑ زمین قابل کاشت 80 لاکھ روپے۔ پچیس سینٹ زمین مع بلڈنگ قیمت 90 لاکھ روپے۔ 7 سینٹ زمین قیمت 14 لاکھ روپے۔ حق مہر مبلغ 15 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی رحمن شکیر　　الامۃ: مونسی رحمان　　گواہ: کے وائی شمس الدین

مسل نمبر 7234: میں رضیہ شفیق زوجہ مکرم شفیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 نومبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کے زیورات 200 گرام قیمت 5 لاکھ روپے، حق مہر 40 گرام سونے کے زیورات قیمت ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شفیق　　الامۃ: رضیہ شفیق　　گواہ: کے وائی شمس الدین

(بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2)

گے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ امام مہدی کی بعثت سے قبل اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ گیا تھا اور طائر ایمان ثُریّا پر نشیمن ساز تھا اور الفاظ قرآنی حلق سے نیچے نہیں اُتر رہے تھے۔ اسلام کی اس گُمشدہ مطاع کو امام مہدی نے ڈھونڈ کر واپس لانا تھا اور کھوئے ہوئے ایمان کو دلوں میں جاگزین کرنا تھا اور ایک پاک جماعت کا قیام ہونا تھا۔ اسی پاک جماعت کے ساتھ اسلام کی حقیقی برکات وابستہ تھیں۔

پس اے خدا کے پاک مسیح موعودؑ! تو نے کیا ہی سچ اور حق فرمایا۔ تیری دی ہوئی بشارت کے عین مطابق وہ جماعت جو تیری ان تعلیمات پر عمل پیرا رہی خدا نے اس میں برکت پر برکت ڈالی۔ ان کی بار بار نصرت کی۔ انہیں فتح عظیم کے بعد فتح عظیم عطا کی۔

اس پاک جماعت میں سے ایک گروہ نے مسیح موعودؑ کے اصولوں سے منحرف ہو کر دیگر مسلمانوں سے الحاق کر لیا اور مسیح موعودؑ کی وصایا کو پسِ پشت ڈال دیا اور غیروں میں ’’رَلے مِلے‘‘ رہنے پر زور دیا۔ خدا تعالیٰ نے ان سے بھی برکت چھین لی اور ناکامی و نامرادی ان کا مقدر بن گئی۔ قرون اولیٰ کے وہ مسلمان جن کے نام سے ان کے مخالفین تھر تھر کانپتے تھے ان کے آثار آج اسلام دشمن طاقتوں کے ظلم و بربریت کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ آج مسلم امہ پکار پکار کر اس ملّی وحدت کی دہائی دے رہی جس کا نمونہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے دکھایا تھا۔ وہ نمونہ آج سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں نظر نہیں آئے گا اور اسی امن و ایمان و یقین کے حصار میں آ کر ہی مسلمانوں کی ظاہری و باطنی بقا ہے۔

مکفر و مکذب کے پیچھے نماز

’’دو آدمیوں نے بیعت کی۔ ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:

’’وہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں۔ اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے۔ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں‘‘۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ صفحہ ۲ مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۸۲)

متردّد کے پیچھے نماز

فرمایا: ’’پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہیں وہ بھی انہیں میں شامل ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوتے۔‘‘ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ صفحہ ۲ مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۸۲)

سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضورؑ کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ فرمایا:

’’پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو۔ پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو۔ اور اگر کوئی خاموش رہے، نہ تصدیق کرے نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافق ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔‘‘ (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۷ پرچہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء۔ ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)

اسی طرح حضرت اقدسؑ نے ایک اور موقع پر فرمایا:

’’بعض لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ ایسے لوگ جو برا نہیں کہتے مگر پورے طور پر اظہار بھی نہیں کرتے محض اس وجہ سے کہ لوگ برا کہیں گے، کیا ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں؟ میں کہتا ہوں ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ ابھی تک ان کے قبول حق کی راہ میں ایک ٹھوکر کا پتھر ہے اور وہ ابھی تک اسی درخت کی شاخ ہیں جس کا پھل زہریلا اور ہلاک کرنے والا ہے۔ اگر وہ دنیا داروں کو اپنا معبود اور قبلہ نہ سمجھتے تو ان سارے حجابوں کو چیر کر باہر نکل آتے اور کسی کے لعن طعن کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتے اور کوئی خوف شماتت کا انہیں دامنگیر نہ ہوتا بلکہ وہ خدا کی طرف دوڑتے۔ پس تم یاد رکھو کہ تم ہر کام میں دیکھ لو کہ اس میں خدا راضی ہے یا مخلوقِ خدا۔ جب تک یہ حالت نہ ہو جاوے کہ خدا کی رضا مقدم ہو جاوے اور کوئی شیطان اور رہزن نہ ہو سکے اس وقت تک ٹھوکر کھانے کا اندیشہ ہے۔ لیکن جب دنیا کی بُرائی بھلائی ہی نہ ہو بلکہ خدا کی خوشنودی اور ناراضگی اس پر اثر کرنے والی ہو یہ وہ حالت ہوتی ہے جب انسان ہر قسم کے خوف و حزن کے مقامات سے نکلا ہوا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہماری جماعت میں شامل ہو کر پھر اس سے نکل بھی جاتا ہے تو اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اس کا شیطان اس لباس میں ہنوز اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ عزم کر لے کہ آئندہ کسی وسوسہ انداز کی بات کو سنوں گا ہی نہیں تو خدا اسے بچا لیتا ہے۔‘‘

(الحکم جلد ۵ پرچہ ۳۷۔ صفحہ ۱ تا ۳۔ تاریخ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۱ء۔ ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۶۱)

ایک عرب دوست قادیان تشریف لائے اور بیعت کے بعد ایک عرصہ تک حضور اقدسؑ کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے۔ پھر اپنے ملک جانے سے قبل انہوں نے حضور اقدس علیہ السلام سے نماز کے بارہ میں خصوصی طور پر دریافت کیا۔ اس کی تفصیل ’’الحکم‘‘ میں یوں درج ہے:

’’سید عبداللہ صاحب عرب نے سوال کیا کہ میں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟

فرمایا ’’مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔‘‘

عرب صاحب نے عرض کیا: وہ لوگ حضورؑ کے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ اور ان کو تبلیغ نہیں ہوئی؟ فرمایا: ’’ان کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر یا وہ مصدق ہو جائیں گے یا مکذب۔‘‘

عرب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کے لوگ بہت سخت ہیں اور ہماری قوم شیعہ ہے؟ فرمایا: ’’تم خدا کے بنو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس کا معاملہ صاف ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۵ صفحہ ۶۔ تاریخ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۱ء۔ ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳)

’’خان عجب خان صاحب تحصیلدار نے حضرت اقدسؑ سے استفسار کیا کہ اگر کسی مقام کے لوگ اجنبی ہوں اور ہمیں علم نہ ہو کہ وہ احمدی جماعت میں ہیں یا نہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھی جاوے کہ نہ؟ فرمایا:

’’اوّل تو کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں لوگ واقف نہ ہوں اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا۔ اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں، اکیلے پڑھ لو۔ خدا تعالیٰ اس وقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر اُن لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے، منشا الٰہی کی مخالفت ہے۔‘‘

(البدر جلد ۲ پرچہ ۵ صفحہ ۳۴، ۳۵۔ تاریخ ۲۰؍فروری ۱۹۰۳ء۔ ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو الہامات ہوئے ان میں ایک الہام درج ذیل آیت قرآنیہ کی شکل میں تھا: ’’تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ۔‘‘ (اربعین نمبر 3 صفحہ 24) اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں:

’’اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر اور مکذّب یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اِسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلّی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر یک حال میں مجھے حَکَم ٹھہراتا ہے اور ہر یک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزّت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزّت نہیں۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۱۷۔ اربعین نمبر ۳ صفحہ 28)

(جاری)

(تنویر احمد ناصر)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

میں۔ملکی پارلیمنٹوں کے ممبر احمدی ہیں اور اخلاص میں بھی بڑھے ہوئے ہیں یہ نہیں کہ صرف دنیا داری ان میں آئی ہوئی ہے بلکہ افریقہ میں تو بعض ملکوں میں بعض اہم وزارتوں پر بھی احمدی فائز ہیں۔تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے یہ بھی ایک فضل ہے۔ پھر حفاظتِ الٰہی کے معجزہ کے بارے میں ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں حضرت مصلح موعود۔فرماتے ہیں کہ ایک مثال حفاظت الٰہی کی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں سے پیش کرتا ہوں۔قمرسین صاحب جولاء کالج لاہور کے پرنسپل ہیں ان کے والد صاحب سے حضرت صاحب کو بڑا تعلق تھا حتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کبھی روپیہ کی ضرورت ہوتی تو بعض دفعہ ان سے قرض بھی لے لیا کرتے تھے۔یہ قمرسین صاحب ہندو تھے۔ ان کو بھی حضرت صاحب سے بڑا اخلاص تھا۔

جہلم کے مقدمے میں انہوں نے اپنے بیٹے کو تار دی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے وکالت کریں۔اس اخلاص کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ایام جوانی میں جب وہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع چند اور دوستوں کے سیالکوٹ میں اکٹھے رہتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی نشانات دیکھے تھے چنانچہ ان نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات آپ دوستوں سمیت سو رہے تھے کہ آپ کی آنکھ کھلی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور دل میں ڈالا گیا کہ مکان خطرے میں ہے۔آپ نے ان سب دوستوں کو جگایا اور کہا کہ مکان خطرے میں ہے اس میں سے نکل چلنا چاہئے۔سب دوستوں نے نیند کی وجہ سے پرواہ نہ کی اور یہ کہہ کر سو گئے کہ آپ کو وہم ہو گیا ہے۔مگر آپ کا احساس برابر ترقی کرتا آخر آپ نے پھر ان کو جگایا اور توجہ دلائی کہ چھت میں سے چڑ چڑاہٹ کی آواز آتی ہے۔ مکان خالی کر دینا چاہئے۔انہوں نے کہا معمولی بات ہے ایسی آوازیں بعض جگہ لکڑی میں کیڑا لگنے سے آیا ہی کرتی ہیں۔ آپ ہماری نیند کیوں خراب کرتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر اصرار کیا کہ اچھا آپ لوگ میری بات مان کر ہی نکل چلیں۔آخر مجبور ہو کر لوگ نکلنے پر رضامند ہوئے۔حضرت صاحب کو چونکہ یقین تھا کہ خدا میری حفاظت کی وجہ سے مکان کے گرنے کو روکے ہوئے ہے اس لئے آپ نے انہیں کہا کہ پہلے آپ نکلو پیچھے میں نکلوں گا۔جب وہ نکل گئے اور بعد میں حضرت صاحب نکلے تو آپ نے ایک قدم سیڑھی پر رکھا ہی تھا کہ چھت گر گئی۔ پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ سلوک کا ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں امرتسر سے یکے پر سوار ہو کر روانہ ہوا ایک بہت موٹا تازہ ہندو بھی میرے ساتھ ہی یکے پر سوار ہوا اور وہ مجھ سے پہلے یکے کے اندر بیٹھ گیا اور اپنے آرام کی خاطر اپنی ٹانگوں کو اچھی طرح پھیلا لیا حتی کہ اگلی سیٹ جہاں میں نے بیٹھنا تھا وہ بھی بند کر دی اس میں بھی روک ڈال دی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تھوڑی سی جگہ میں بیٹھا۔ ان دنوں دھوپ بہت سخت پڑتی تھی کہ انسان کے ہوش باختہ ہو جاتے تھے۔مجھے دھوپ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا انتظام کیا کہ ایک بدلی بھیجی جو ہمارے یکے کے ساتھ ساتھ سایہ کرتی ہوئی بٹالے تک آئی۔ یہ نظارہ دیکھ کر وہ ہندو کہنے لگا کہ آپ تو خدا تعالیٰ کے بڑے بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ایسا سلوک کرتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے مگر عبودیت شرط ہے اور ایسے انسان کا انجام ضرور بخیر ہو گا بظاہر وہ دنیا کی ظاہر بین نظروں میں ذلیل ہوتا نظر آ رہا ہو گا لیکن انجام کار اس کو عزت حاصل ہو گی بظاہر وہ بدنام بھی ہو رہا ہو گا لیکن انجام کار نیک نامی اس کو حاصل ہو گی۔ گویا اس شخص کی ابتداء عبودیت سے اور انجام استعانت پر ختم ہو گا یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا صحیح عابد بن کر اس کی عبادت کی جائے اس کی بندگی اختیار کی جائے اللہ تعالیٰ کی مدد پھر شامل حال رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شر کے خلاف پھر مدد فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ دینی سچائیوں کو پہچان کر ان پر عمل کرنے والے ہوں روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں اور توحید کی حقیقی چمک سے حصہ پانے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی اس پہچان کی توفیق عطا فرمائے اور خاص طور پر مسلم امۃ کو یہ توفیق دے کہ وہ مسیح اور مہدی معہود علیہ السلام کے درد کو سمجھتے ہوئے اس کی بیعت میں آنے کی توفیق پائیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم نعمان احمد انجم صاحب ابن مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب جنکو کراچی میں مخالفین نے مورخہ 21 مارچ 2015 کو ان کی دوکان پر فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔اسی طرح مکرم انجینئر فاروق احمد خان صاحب نائب امیر ضلع پشاور۔یہ شوریٰ کے بعد ربوہ سے پشاور جا رہے تھے گاڑی کا ٹائر برسٹ ہو گیا جسکی وجہ سے حادثہ پیش آیا۔فوری طور پر چکوال ہسپتال پہنچایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے۔حضور انور نے ہر دو مرحومین کے اوصاف حمیدہ اور جماعتی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے دُعا کی تحریک فرمائی اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

حشر تک اُونچا رہے مولا، لوائے قادیاں

ارشاد عرشی ملک

حشر تک اُونچا رہے مولا ، لوائے قادیاں
ضامنِ امن و سکوں ، آب و ہوائے قادیاں
خون کی صورت رواں ہم میں وفائے قادیاں
ہم کو کہتا ہے زمانہ ، مبتلائے قادیاں
مرہمِ اکسیر ہے وہ،دل کے زخموں کے لئے
ہم مریضِ عشق ہیں ، لاؤ دوائے قادیاں
ابتدائے عشق سے بھی ، جو ابھی واقف نہیں
کیا کہیں ہم اُن سے عشقِ انتہائے قادیاں
اس زمیں پر ان گنت بانکے سجیلے شہر ہیں
کوئی آنکھوں میں نہیں جچتا ، سوائے قادیاں
قادیانی کہہ رہے ہیں وہ ہمیں نفرت کے ساتھ
ہائے وہ غافل ، نہیں جو آشنائے قادیاں
تم تو کہتے تھے ہے مبنی جھوٹ پر یہ سلسلہ
آؤ دیکھو برکتوں سے پُر فضائے قادیاں
اپنے مہدیؑ کے لئے جس کو چُنا اللہ نے
کون سی بستی ہے جگ میں ماسوائے قادیاں
جو بھی رُوحانی خزائن تھے لُٹائے جا چکے
اب وہی اسباق دنیا کو پڑھائے قادیاں
ننگِ روحانی چُھپانے کے لئے تم دیکھنا
اوڑھ لے گا کُل جہاں ، اِک دن ردائے قادیاں
قُربِ مولا کا سفر درپیش ہے تو راہ میں
لازماً آئے گی پھر اُلفت سرائے قادیاں
جب ہواؤں سے سُنی آہٹ مسیحِ وقت کی
خیر مقدم کو بڑھی آگے فضائے قادیاں
داغِ ہجرت بھی تھا اِک الہام ،جب پورا ہوا
ہجر کے مارے تڑپتے تھے کہ ہائے قادیاں
دل پہ پتھر رکھ کے نکلا ، اِک گروہِ عاشقاں
پر وہیں ٹھہرے رہے ، کچھ اولیائے قادیاں
دورِ درویشی گزارا ، شانِ استغنا کے ساتھ
فقر میں بھی ہو گئے وہ اغنیائے قادیاں
فضلِ ربّی سے ملا اُن کو مقدس مائدہ
ہیں شہنشاہوں سے بھی بڑھ کر ، گدائے قادیاں
نان کی صورت ملا تھا ، جو مسیحِ وقت کو
لنگروں کی شکل، دنیا کو کھلائے قادیاں
جا ہی پہنچی ہے کناروں تک زمیں کے آخرش
ڈش کے ذریعے گونجتی ہے اب صدائے قادیاں
ہے خلافت کا جو سر پر سائباں اس واسطے
گنگناتی گیت گاتی ہے، ہوائے قادیاں
یوں محبت کے قفس میں مرد و زن، سب ہیں اسیر
جی نہیں پاتے کبھی چُھٹ کر رہائے قادیاں
وہ بہشتی مقبرہ ، بیت الدعا، دارالمسیح
نقش اپنی روح پر ہیں ،کوچہ ہائے قادیاں
احمدی ، عرشی بھلے یوکے کا ہو کہ چین کا
وہ محبت ہی محبت ہے، برائے قادیاں

☆☆☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 2 April 2015 Issue No.14

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہوں دینی سچائیوں کو پہچان کر ان پر عمل کرنے والے ہوں روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں اور توحید کی حقیقی چمک سے حصہ پانے والے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 27 / مارچ 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آمد کے مقصد کی جن پانچ شاخوں کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے ایک شاخ اشتہارات کی اشاعت بھی ہے۔ یعنی تبلیغ اور اتمام حجت کے لئے اشتہارات کی اشاعت۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں۔

آج میں نے اتمام حجت کے لئے ارادہ کیا ہے کہ مخالفین اور منکرین کی دعوت میں چالیس اشتہار شائع کروں تا کہ قیامت کو میری طرف سے حضرت احدیت میں یہ حجت ہو کہ میں جس امر کے لئے بھیجا گیا تھا اس کو میں نے پورا کیا اور پھر یہ چند اشتہار نہیں یا ایک مرتبہ نہیں بلکہ اگر دیکھا جائے تو اپنے دعوے سے پہلے سے لے کر وصال تک بیشمار اشتہارات آپ نے شائع فرمائے اور یہ سب مذہبی دنیا کا ایک خزانہ ہیں۔ آپ کی ایک تڑپ تھی کہ مسلمانوں کو بھی عیسائیوں کو بھی اور دوسرے مذہب والوں کو بھی تباہ ہونے سے بچائیں۔ آپ اکیلے یہ کام کرتے تھے اور اس کے لئے سخت محنت کرتے تھے۔ بڑی بڑی تصنیفات تو آپ کی ہیں ہی۔ آپ کی ہمدردئ خلق کی تڑپ چھوٹے اشتہارات کے ذریعہ سے بھی دنیا کی اصلاح کا درد ظاہر کرتی ہیں۔ دنیا کی اصلاح کے اس درد کو قائم رکھنا اور آگے چلانا یہ آپ کی جماعت کے افراد کا بھی فرض ہے۔ اس لئے اس طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس درد اور اس کے لئے غیر معمولی محنت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ باوجود بیماری کے آپ رات دن لگے رہتے تھے اور اشتہار پر اشتہار دیتے رہتے تھے۔ لوگ آپ کے کام کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ ایک اشتہار دیتے تھے اس کا اثر دور نہیں ہوتا تھا اور اس کی وجہ سے مخالفت میں جو جوش پیدا ہوتا تھا وہ بھی کم نہ ہوتا تھا کہ دوسرا اشتہار آپ شائع کر دیتے تھے۔ حتی کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ ایسے موقع پر کوئی اشتہار دینا طبائع پر برا اثر ڈالے گا مگر آپ اس کی پرواہ نہ کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ لوہا گرم ہی کوٹا جا سکتا ہے اور ذرا سا جوش ٹھنڈا ہونے لگتا تو فوراً دوسرا اشتہار شائع فرما دیتے تھے جس کی وجہ سے پھر مخالفت کا شور بپا ہو جاتا۔ آپ نے رات دن اسی طرح کام کیا اور یہی ذریعہ کامیابی کا ہے۔ اگر ہم یہ ذریعہ اختیار کر لیں تو کامیاب ہو سکتے ہیں۔

تین چار سال پہلے میں نے جماعتوں کو کہا تھا کہ ورقہ دو ورقہ بنا کر تبلیغ کا کام کریں اور اس کا ٹارگٹ بھی دیا تھا کہ لاکھوں کی تعداد میں ہونا چاہئے جس سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا دنیا کو پتا لگے۔ دنیا کو یہ پیغام ملے کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے دنیا کو پیغام ملے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر پھر سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ فرمائی ہے اور حقیقی تعلیم کو جاری فرمایا ہے۔ یہ دنیا کو پتا لگے کہ اب بھی خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو شیطان سے بچانے کے لئے اپنے فرستادوں کو بھیجتا ہے۔

بہرحال جن جماعتوں نے اس سلسلے میں کام کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے مثبت نتائج وہاں نکلے ہیں۔ سپین میں جامعہ کے طلباء کو میں نے بھیجا تھا انہوں نے بڑا کام کیا وہاں اور تقریباً تین لاکھ کے قریب مختلف پمفلٹ تقسیم کئے۔ اسی طرح اب جامعہ کینیڈا کے طلباء نے سپینش ممالک میں اور میکسیکو میں جا کر یہ اشتہارات تقسیم کئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے تبلیغ کے میدان بھی بڑے وسیع ہوئے ہیں اور بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔ پس اس کے لئے ایک کے بعد دوسرا دو ورقہ شائع ہوتے رہنا چاہئے اور اس کو تقسیم کرتے چلے جانا چاہئے بجائے اس کے کہ بڑی بڑی کتابیں تقسیم کی جائیں۔ اب حضرت مصلح موعود کے بعض حوالے پیش کرتا ہوں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ جب شہدائے افغانستان پر پتھر پڑتے تھے تو وہ گھبراتے نہیں تھے بلکہ استقامت اور دلیری کے ساتھ ان کو قبول کرتے تھے اور جب بہت زیادہ ان پر پتھر پڑے تو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید، نعمت اللہ خان صاحب اور دوسرے شہداء نے یہی کہا کہ یا الٰہی! ان لوگوں پر رحم کر اور انہیں ہدایت دے۔ بات یہ ہے کہ جب عشق کا جذبہ انسان کے اندر ہو تو اس کا رنگ ہی بدل جاتا ہے۔ اس کی بات میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے چہرے کی نورانی شعاعیں لوگوں کو کھینچ لیتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں یہاں یعنی قادیان میں ہزاروں لوگ آئے اور انہوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا تو یہی کہا کہ یہ منہ جھوٹوں کا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے ایک لفظ بھی آپ کے منہ سے نہ سنا اور ایمان لے آئے۔ تو یہ مثالیں آجکل بھی ہمیں نظر آتی ہیں۔ کئی خطوط آتے ہیں مجھے جن میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو دیکھ کر ہی یہ کہا کہ یہ منہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا اور بیعت کر لی۔

پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے کہ تین قسم کے لوگ ہماری جماعت میں شامل ہیں۔ یعنی پہلی قسم تو وہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو میرے دعوے کو سمجھ کر اور سوچ کر احمدی ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ میری بعثت کی غرض کیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جس رنگ میں پہلے انبیاء کی جماعتوں نے قربانیاں کی ہیں اسی رنگ میں ہمیں بھی قربانیاں کرنی چاہئیں مگر ایک اور جماعت ایسی ہے جو صرف حضرت مولوی نورالدین صاحب کی وجہ سے ہمارے سلسلے میں داخل ہوئی ہے۔ ان کو بعثت کی غرض نہیں پتا لیکن وہ صرف اس لئے داخل ہوئے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اس کے علاوہ ایک تیسری جماعت بعض نوجوانوں کی ہے جن کے دلوں میں گو مسلمانوں کا درد تھا مگر قومی طور پر نہ کہ مذہبی طور پر وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کا کوئی جتھہ ہو یعنی مذہبی طور پر کوئی درد نہیں تھا لیکن مسلمانوں کی حالت دیکھ کر چاہتے تھے کہ کوئی جتھہ ہو ایک اکٹھ ہو۔ تو ایسے لوگ بھی شامل ہوئے جماعت میں چونکہ عام مسلمانوں کا کوئی جتھہ بنانا ان کے لئے ناممکن تھا اس لئے جب انہوں نے ہماری طرف ایک جتھہ دیکھا تو وہ ہم میں آئے اور اب وہ چاہتے ہیں کہ مدرسے قائم کریں اور لوگ ڈگریاں حاصل کریں۔ اسی وجہ سے وہ ہمارے سلسلے کو ایک انجمن سمجھتے ہیں مذہب نہیں سمجھتے۔ تو دنیا میں ترقیات کے جو ذرائع سمجھے جاتے ہیں وہ بالکل اور ہیں اور دین میں جو ترقیات کے ذرائع سمجھے جاتے ہیں وہ بالکل اور۔ انجمنیں اور طرح ترقی کرتی ہیں اور دین اور طرح۔ دین کی ترقی کے لئے ضروری چیز ہے اخلاق درست ہوں اعلیٰ اخلاق ہوں۔ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا گیا ہو نمازیں پڑھی جائیں تا کہ روحانیت میں ترقی ہو روزے رکھے جائیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل پیدا کیا جائے۔ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کیا جائے۔ اگر ہم یہ تمام باتیں کریں گے تو دنیا کی نگاہ میں تو ہم پاگل قرار پائیں گے مگر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہم سے زیادہ عقلمند اور کوئی نہیں ہوگا۔ اس لئے تمام اعلیٰ اخلاق روحانیت میں ترقی یہ چیزیں دینی جماعتوں میں ہونی چاہئے۔ پس ہر احمدی کو اپنے ایمانداری کے معیاروں کو روحانیت کے معیاروں کو بہت بلند کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں 1944ء میں میں نے کالج کی بنیاد رکھی تھی کیونکہ اب وقت ہو گیا تھا کہ ہماری آئندہ نسل کی اعلیٰ تعلیم ہمارے ہاتھ میں ہو۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہماری جماعت میں بہت چھوٹے عہدے اور بہت چھوٹی آمدنیوں والے لوگ شامل تھے۔ بیشک اس سے جماعت کی تاریخ کا بھی پتا لگتا ہے کہ بیشک کچھ لوگ کالجوں میں سے احمدی ہو کر جماعت میں شامل ہوئے لیکن وہ حادثے کے طور پر سمجھے جاتے تھے ورنہ اعلیٰ مرتبوں والے اور اعلیٰ آمدنیوں والے لوگ ہماری جماعت میں نہیں تھے سوائے چند محدود لوگوں کے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک ثبوت ہے کہ ہماری جماعت میں کوئی بڑا آدمی شامل نہیں۔ چنانچہ کوئی ای اے سی ہماری جماعت میں داخل نہیں۔ گویا اس وقت کے لحاظ سے ای اے سی گورنمنٹ سروس کے جو اسسٹنٹ کمشنر کو شاید کہتے ہیں یہ بہت بڑا آدمی ہوتا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں دیکھو اب ای اے سی یہاں گلیوں میں پھرتے ہیں اور ان کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا لیکن ایک وقت میں اعلیٰ طبقے کے لوگوں کا ہماری جماعت میں اس قدر فقدان تھا کہ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں کوئی بڑا آدمی داخل نہیں۔ چنانچہ کوئی ای اے سی ہماری جماعت میں داخل نہیں۔ گویا اس وقت کے لحاظ سے ہماری جماعت ای اے سی کو بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں سینکڑوں سکول اور کالج جماعت کے چل رہے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے ماہرین اور افسران بھی جماعت میں شامل ہیں دنیا کے مختلف ممالک

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian,
Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad